



تَعْمِلَةِ حَيَاةٍ

لکھنؤ
پندرہ روزہ

محبوبیت دلانے والی صفات

خلوص، قربانی اور ایثار و خدمت کا جذبہ محبوبیت دلانے والی صفات ہیں، حکومتیں اس کے جلوہ میں بھی ہیں، تمدن اور تقدیر ہیں اس کا رکاب تھامتی اور اس پر فخر کرتی ہیں۔ اگر نہیں ہے تو نہ حکومت کا بھروسہ ہے، نہ عہدوں ادا، نہ سایی و اس مندرجہ اور جوڑ توڑ کا، آج ضرورت ہے کہ ہمارے مسلمان نوجوان یہ ثابت کریں کہ ہم میں زیادہ صلاحیت کار (Efficiency)، ہم میں زیادہ احساس ذمہ داری، ہم میں زیادہ فرض شناسی اور ایمانداری ہے، ہم کو لاکھوں روپے رشوت دی جائے، اور ہم کو روپے کی تحد ضرورت ہو تو ہم اس کو ہاتھ لگانا بھی حرام سمجھیں گے۔ بلکہ رشوت پیش کرنے والے سے کہیں کے کہم نے میری اور میری ملت کی توجیہ کی۔ جھیں یہ خیال کیسے آیا کہ کوئی مسلمان رشوت لے سکتا ہے؟ تمہارا چہرہ یہ بتائے کہ جیسے تمہیں کسی نے گالی دے دی، مسلمان زندگی کے جس محاوا پر بھی ہو، وہ کردار کا ایک نمونہ ثابت ہو، وہ اپنے عمل سے ثابت کر دے کہ اس کو کوئی فرد دیا پارتی، بلکہ حکومت بھی خریدنیں سکتی، ملت کا مستقل مسئلہ کردار ہی سے حل ہوگا، مسلمانوں کے ایک باعزت ملت کی حیثیت سے رہنے کا بھی واحد راست ہے۔

(حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی) (تحفہ دکن)

Rs. 12/-

سالانہ زر تعاون - 250

۲۰۰۹ء ۲۵

Postal Regd. No. LW/NP/63/2009TO2011
R. N. I. No. UP. Ord/2001/6071

Vol. No. 46 Issue No. 23

Fortnightly

TAMEER-E-HAYAT
Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off. : 0522-2740406
Fax : 0522-2741221
E-mail : nadwa@sancharnet.in

10-October, 2009

Mobile: 09415786548

Phone: Shop. 0522-2274606
@ 0522-2616731

Mohd. Akram
Jewellers



Near Odeon Cinema, Lucknow

محمد اکرم جوینلز

New
Sana Jewellers
شنا جوپلرس
Riyaz Ahmad
Ghayas Ahmad



۳۰۱/۱۷ سرائے بانس، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ

301/17, Srai Bans
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Res. 2226177
Akbari Gate
2268845

Shop: 9415002532
2613736
3958875

سو نے چاندی کی دنیا میں ۵ سالہ دیرینہ نام

حاجی صفائی اللہ جوپلر سس
Jhai Safiullah Jewellers
Jhalanayi Showroom
گز بھالہ کے سامنے امین آباد لکھنؤ پروپرٹر: محمد اسلام

HAJI SAFIULLAH JEWELLERS

Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18



قبا اونگ
مینو فیکچر س

ڈیروں اونگ - ڈیروں اونگ = ڈیوم اونگ
فکس اونگ - لان اونگ - ڈیموڈیٹ
سل کراسنگ گوری بازار - سروجنی سگر کانپور روڈ اکھنو

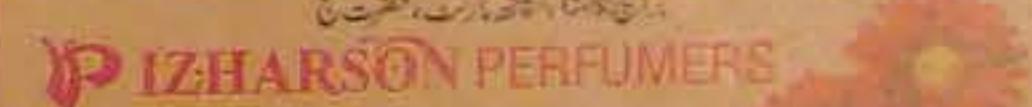
Tel : 0522-2817580 - 9335236026 - 9839095795

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف محلے سے تیار کردہ
خوشبو و اعطیات

روضنیات، عرقیات، کوارپر فیم، کارپر فیم، درم فریزیر،
فلور پر فیم، روچ گاپ، روچ کیٹ، عرق گاپ،
عرق کیڑہ، اگرچ، جریل پر ڈاکٹ

لیکنیں ایل ایل ایل :
ایک سرتیہ تکریب لاکر خدمت کا موقع دریں

اخنہار سن پرفیو مرس



IZHARSON PERFUMERS

H.O.: Akbari Gate, Chowk, Lucknow
Tel: 0522-2255257 Mobile: +91-9415029102
Branch: C-5 Jangali Market, Hamirpur
Lucknow 226001 U.P. INDIA Call: 01-8412754183
E-mail: izharsoneperfumers@yahoo.com

Editor Shamsul Haq Nadwi, Printed & Published by Athar Husain

On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad, Lko. Ph: 0522-2614685

Editor Shamsul Haq Nadwi Printed & Published by Athar Husain

on behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad Lko. Ph: 0522-2614685

جدید و لکش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شوروم

گھنے پیڈیس

میں آپ کا خیر مقدم ہے

**GEHNA
PALACE**

Whenever you see
Jewellery
Think of us

حاجی عبد الرزاق خاں، حاجی محمد معروف خاں، محمد فاروق خاں (چاند)

ایک مینارہ مسجد کے سامنے، اکبری گیٹ، چوک، لکھنؤ

Phone : 0522-2260433, Mobile : 9415024686

Hashmat Ali (Tameer-e-Hayat) Lko.

Tameer-e-Hayat
P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7
E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406

نشمن نگاری رائے سے ادارہ کا مقام ہوا ضروری نہیں ہے

آپ کا ارادی تیرتے ہیں اکالی پیارے دیکھنا پا کاروں دن جم پڑتا ہے۔ لہذا بدی رفتادن درسال اگر ان

کی ارادت نہیں پڑھنا تو ابی پر بڑھ رکھیں، مگر بکلی اپنے تیرتے ہیں جس کا ابر کا تھا لکھ۔ (مختصر حجوات)

پشت پیشر اپنے بنے آزاد پنچ پر نیں، نظیر ایاد، نکھڑے میٹ کا کے فتحی جرات

بکلی سعادت و تحریات نیو راگ، بارشاہان لکھنؤ سے شائع کیا۔

اس شمارے میں



تَعْمِيرِ حَيَاتٍ

۱	شعر و دب
۲	خناہ کے کوئی اللہ والا پھردا کرے حضرت صوفی عبدالرب
۳	ادارہ
۴	روحانی تربیت کا خدائی نظام بخش الحق ندوی
۵	حکمت حق
۶	حج کے مقاصد و منافع حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسین ندوی
۷	کعبہ مقصود
۸	دنیا کے تکالے میں پہلا وہ گھر خدا کا مولانا عبدالmajid ریاضی ندوی
۹	نقوش و ناقرات
۱۰	برادر مختار مولانا حکیم نور الرحمن عطی مولانا اکرم سید الرحمن عظیمی ندوی
۱۱	تادیع اسلام
۱۲	خواتین اسلام
۱۳	مز کیہ و احسان
۱۴	حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی۔ بخش الحق ندوی
۱۵	اسلامی آثار
۱۶	برطانیہ کی مساجد پروفیسر محمد حسون عالم ہماںی
۱۷	قداری و تجزیہ
۱۸	ہندستان میں کتب حدیث۔ سلطان شمس ندوی
۱۹	کتاب ہدایت کی روشنی
۲۰	ولاد کے حقوق
۲۱	ہوشیار!
۲۲	سوائیں قلو۔ ایک عالمی دبا
۲۳	فقہ و فتوی
۲۴	سوال و جواب
۲۵	خبر و نظر
۲۶	علمی نیوزیں
۲۷	دوہاد
۲۸	حیدر آپ، دینے والوں اور ایزیں میں محمود حسین ندوی

جلد نمبر ۲۶ شمارہ نمبر ۲۶

۱۴۲۵ء مطابق ۵ روز یقudedہ ۱۳۳۰ھ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا مسیح مسٹر راعی حسین ندوی

(ناٹم تقدیم احتساب اکیو)

پروفیسر صدیق احمد صدیقی

(معتمدالحدائق احتساب اکیو)

زیر نگرانی

مولانا مسیح حسین ندوی

(ناٹم تقدیم احتساب اکیو)

مدیر مسئول

بخش الحق ندوی

نائب مدیر

محمود حسن ندوی

جس مشاورت

• مولانا عبداللہ حسین ندوی • مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری

• امین الدین شجاع الدین

سالانہ زر تھاون ۲۵۰ء فی شمارہ ۱۲

اشیائی، یورپی، افریقی وامریکی ممالک کے لئے ۲۵۰۰ دلار

ذراں سلسلہ تحریجات کے نام سے ہائی کورٹ ورزٹ تحریجات مدد و معلماء اکٹھوں کے پرہنڈن کریں، بچک

سے بچنی ہانے والی قلم و قلن نہیں۔ اس میں ادارہ کا انتصان ہے۔ بار کرم اس کا خیل رکھیں۔

ترسل زر اور خلائق کا بت کا پڑھ

تمنا ہے کوئی اللہ والا پھر دعا کر دے

حضرت صوفی عبدالرب

روحانی تربیت کا خدائی نظام

شیخ الحنفی مذکور

رمضان المبارک میں مسلمانوں کو، مردوں اور عورتوں سب کو جو عاقل و بالغ ہوں، بیمار اور بہت زیادہ بوقت نہ ہوں کہ بھوک ذرا دری بھی نہ برداشت کر سکیں روزہ رکھنے کا حکم تھا، اس روزہ سے مقصود صرف بھوکارہ تاہم تھا بلکہ اس سے ایک خاص روحانی تربیت مقصود تھی کہ جس طرح بندہ نے زندگی کے سارے مشاغل وہ بیگانے میں کے ساتھ پورا ایک محیثہ ہر قسم کی احتیاط کے ساتھ گزار لیا، غبہت و بدکلامی سے پر یہیز کیا، کسی کو ظلم و ستم کا شدہ بنانے، کسی کا حق مارنے اور بھکاوی نے سے احتیاط کیا، غربیوں اور مجاہوں کی ضرورت پوری کرنے میں حوصلہ مندی و دحائی، ناج گانے اور دیگر چیزوں کا میں سے چا اگر وہ بہت سے کام لے اور تجوہ سے سے عزم کا مظاہرہ کرے تو پوری زندگی اسی طرح گزار سکتا ہے اور دنیا کی دیگر بے نکام قوموں کے درمیان ایک ایسے مثالی اور دلکش انسانی سماج و معاشرہ کا تصور پیش کر سکتا ہے جس کا ہر فرد دوسرے فرد کا ہمدرد و بھی خواہ ہوتا ہے۔ رات کے اندر گروں میں بھی گروں کے دروازے کھل رہے ہیں اور سب کچھ مختصر رہتا ہے، نہ ڈاک، بلکہ اس سماج کا ہر فرد سپاہی و چوکیدار ہے، جب ہر فرد سپاہی و چوکیدار کاروں ادا کرے تو چوری و ڈاک کی بہت کون کرے گا، اس تھوڑتی کی سستی میں اگر کوئی ایک بیار پڑے تو پورا محلہ اس میریض کے لیے فکر منظر نظر آتا ہے، کوئی فقرہ بدحالی سے دوچار ہو تو ہر ایک رات کے اندر یہ میں چکے سے اس کی مدد و کوحاصر، سفر میں ہوتا پورے محلے کے لوگ اس کے گھر بیار اور بال بیجوں کے ہر کام کو انجام دینے کے لیے تیار، غرض یہ کہ ہر ایک دوسرے کا ہمدرد و خیر خواہ، ہر چار طرف مجتہ و خوش اخلاقی اور سکون و اطمینان کا ماحول۔ (یہ کوئی خیالی بات نہیں بلکہ عہد نبوی کا معاشرہ ایسا ہی تھا)۔

رمضان گزر جاتا ہے تو سال بھر کے بعد آتا ہے جو مشق و تربیت ہوئی تھی اگر مختلف طریقوں سے اس کو تازہ تر کیا جاتا رہے تو انسان جس میں بھول و غلط کا مادہ ہے "الانسان مرکب من الخطاء والنسيان" دنیا کے جھیلوں میں جہاں طرح طرح کے قطرات کبھی جاہ و منصب کی خل میں کبھی شہرت و ناموری کی صورت میں، کبھی حرام و حلال کی تمیز کے بغیر بے تحاشا مال دولت جمع کرنے کی حرص وہوں کی خل میں سامنے آ کر رمضان المبارک کی تربیت کے اڑک کمزور کرنے لگتے ہیں، لہذا دوسرے عنوان اور دوسری صورت میں اس تربیت کو باقی رکھنے کا خدائی نظام کیا جاتا ہے۔

جو حلقہ قربانی کی صورت میں رمضان المبارک کے صرف سو اس ماہ کے بعد آ جاتا ہے، جو اگرچہ ہر مسلمان نہیں کر سکتا اور نہ ہر ایک کو ہر سال اس کا مکمل بنا لیا گیا، لیکن اس سے عشق و مرمٹی کی ایک فضا ضرور قائم ہو جاتی ہے۔ جو مسلمان جو کوئیں جائے اب ان میں جو صاحب نصاب ہیں ان پر قربانی فرض کر کے اور ج کے دس دنوں میں پہلی ذی الحجه سے دسویں ذی الحجه تک جب تک اپنی قربانی نہ کر لیں، حاجیوں کی مشاہدہ و ممائت اپنائے اور اس یاد کو دیوار حرم سے دور رہ جئے بھی تازہ کرنے کے لیے بال کٹوائے، ناخن ترشائی سے زکر رہے ہیں، جو مسلمان قربانی کی بھی صلاحیت نہیں رکھتے ان کے لیے ان دس دنوں کی خیر و برکت روزہ اور نوافل کے ذریعہ حاصل کرنے کے لیے رحمت خداوندی کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

قربانی میں بظاہر تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان ایک جانور ذبح کر رہا ہے لیکن حقیقت قربانی کچھ اور ہی ہے جو بندہ مومن کی تربیت کے لیے اپنے اندر بڑے رموز و اسرار کی حامل ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں حضرت امتحعل علیہ السلام کے ذبح و قربان کر دینے کا جو حکم ملا تھا وہ جسمانی قربانی سے بڑھ کر مز تھا بیزی رو حنفی قربانی کا، انسان کو دنیا میں سب سے زیادہ اپنی اولاد عزیز ہوتی ہے جسی کہ ایک وقت اس کی زندگی کی ساری بیک دوادادی کے لیے مرکوز ہو کر رہ جاتی

تمنا ہے کوئی اللہ والا پھر دعا کر دے
کہ مجھ کو رب کعبہ دولت جج پھر عطا کر دے
یہ بندہ پھر خدا کا ہو کے ترک ماسوا کر دے
مجت اپنی غالب ہر مجت پر خدا کر دے
نوید باریابی دل کے پردوں کو اٹھا کر دے
مدیثہ یاد آکر باب جنت مجھ پہ وا کر دے
جون شوق بحر ایک میں طوفان پا کر دے
چہار زندگی اپنی پردو ناخدا کر دے
فنا فی اللہ کر کے زندگی سرتا پا کر دے
مجھے دیوانگی اس وقت مصروف بکا کر دے
تصور ان کے گمراہی حالت کیا سے کیا کر دے
جهان شوق میں میرا جنوں محشر پا کر دے
غبار ان کی گلی کا میری آنھیں سرمدہ سا کر دے
وہ اتنا دے کہ مجھ کو بے نیاز مدعایا کر دے
وہ بجدوں کو مرے قائم مقام نقش پا کر دے
نیاز راحلہ کی قید سے مجھ کو رہا کر دے
کہ مجھ کو جذب معشوقة نہ منزل آشنا کر دے
مگر پھر بھی انھوں کی خل ہستی پھر ہرا کر دے
یہ بارش آنسوؤں کی خل ہستی پھر ہرا کر دے
بہت روؤں لپٹ کر لیں کعبہ کے دامن سے
اسے چھوٹوں جیب کبریا نے جس کو چدمائے
کہ شاید لذت عشق نبی سے آشنا کر دے

حج کے مقاصد و منافع

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسینی

مختلف خطوطوں میں رہتی ہے اور اس کے مختلف ادوار سے گزرنا پڑتا ہے کبھی اس میں زندگی و حرکت کے آثار نظر آتے ہیں، کبھی تجدی و غفلت کے، کبھی تشدید اور تخفی کے، کبھی کھنکش اور مقابلہ کے، کبھی تہذیب و تہذیب کے مسائل اس کے سامنے ہوتے ہیں، کبھی

حج کا ایک بڑا اور بنیادی مقصد یہ ہے کہ ملت اس عظیم سالانہ اجتماع اور اس کے مخصوص اعمال صفائی کے امام اور مؤسس حضرت ابراہیم علیہ السلام و متساک کی بدولت یہ عظیم اور لاقانی امت اس حکمران یا بے رحم سیاست داں مسلط کر دیا جاتا ہے، ابراہیمی ذوق و هزار کی اب بھی حال ہے (جس کو سے تجدید تعلق کیا جائے ان کی میراث کی حفاظت کی رکاوٹ بن رہی ہو تو اس کو خیر باد کہئے، شہرت و نمود کا شوق اس راہ میں حارج ہو رہا ہو تو اسے بھی چھوڑ دے مال و دولت کی طلب والائچے اس راہ میں رکاوٹ بن رہی ہو بلکہ اس زبردست قربانی کو داغ لگا رہی ہو تو اس سے بھی باہم جھاڑ لے۔) جس کو اس کی زندگی کو اپنے سامنے رکھ کر اس سے تم پرسوز و درونہ، مومنانہ و عاشقانہ، مغلص پڑتا ہے، لیکن ان سب حالات میں اس کو اس کی اپنی تصویر دیکھنا چاہیں تو ہماری صورت بہت بگزی ہوئی نظر آتی ہے، عموم تو عموم خواص کا یہ حال ہے کہ اپنی اناکے لیے، اپنی شہرت و ناموری کو چاہنے یا اس کو حاصل کرنے کے لیے اسی طرح حصول مال و زرادشان و شوکت کے لیے اگر ملت کے بڑے سے بڑے مقادروں کو قربان کر دینا پڑے تو اس میں باک نہیں ہوتا کہاں وہ روحانی قربانی کر جائے اگر کہاں پر عالم کہ چندروزہ زندگی کے مقادروں ناموری کے لیے اس بڑی قربانی سی کو قربان کر دیا جائے، اس سیاق میں اگر ہم اپنی عید قربان کا جائزہ لیں تو معلوم ہو گا کہ جانور کی شکل میں نادی و جسمانی قربانی تو ہم کرتے ہیں مگر روحانی قربانی کا خیال نہیں آتا۔ کتنا فسناک ہے ہمارا یہ حال کہ جانور کی قربانی تو سال میں ایک بار کرتے ہیں اور معنوی و روحانی قربانی کو ہے وقت قربان کرتے رہتے ہیں، پھر قربانی کے دو فوائد کہاں سے حاصل ہوں جن کے لیے جانور کی قربانی فرض کی گئی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے لئے ہجت ہجۃ الرحمۃ، اس کا کہ ان کی پوری زندگی احکام خداوندی کی تعلیم کے لیے ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی گردان پر چھری چلا دینا مرتع، اس کا کہ ان کی پوری زندگی احکام خداوندی کی تعلیم کے لیے آباد ہوئے اور اللہ کا نام بلند کرنے اور اس کے دفعت ہے۔ چنانچہ وہ اپنے ہرے بھرے اور شاداب و سدا بھار ملک شام کو چھوڑ کر مکہ کی بے آب و گیاہ سر زمین میں آباد ہوئے اور اللہ کا نام بلند کرنے اور اس کے گھر کو بندوں کی جیزوں سے آباد کرنے کے لیے دہیں رہ پڑے اور ان کی اولاد بعثت جیوں تک دہیں آباد رہی حتیٰ کہ شہوت کا بدر کامل محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں دہیں چکا اور ساری دنیا کو چکا دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی آنے والی نسلوں کے لیے سُک میل کی حیثیت رکھتی تھی اللہ اس یادگار نمہ رکھنے کے لیے جانور کی قربانی فرض کردی گئی کہ جب بندہ مومن قربانی کرنے کے تواہ دن عظیم اس کے سامنے نہ آزد ہو جائے، جو حضرت اسْلَمِی نے اپنی پوری زندگی کو اللہ کے نام پر اور اس کی اطاعت و فرمایہ و داری میں گزار کر پیش کی کہ ہر بندہ مومن اس خودہ کامل کوتاڑہ کر کے اس کو نہونہ بنا کر اللہ کے نام کو روشن کرنے کے لیے اپناب کچھ قربان کر دے، اگر جاہ و منصب کی طلب اس کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہو تو اس کو خیر باد کہئے، شہرت و نمود کا شوق اس راہ میں حارج ہو رہا ہو تو اسے بھی چھوڑ دے مال و دولت کی طلب والائچے اس راہ میں رکاوٹ بن رہی ہو بلکہ اس زبردست قربانی کو داغ لگا رہی ہو تو اس سے بھی باہم جھاڑ لے۔

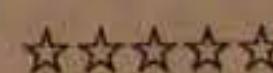
آج اگر ہم اس آئینہ میں اپنی تصویر دیکھنا چاہیں تو ہماری صورت بہت بگزی ہوئی نظر آتی ہے، عموم تو عموم خواص کا یہ حال ہے کہ اپنی اناکے لیے، اپنی شہرت و ناموری کو چاہنے یا اس کو حاصل کرنے کے لیے اسی طرح حصول مال و زرادشان و شوکت کے بڑے سے بڑے مقادروں کو قربان کر دینا پڑے تو اس میں باک نہیں ہوتا کہاں وہ روحانی قربانی کر جائے اسی طرح حصول مال و زرادشان و شوکت کے لیے اس بڑی قربانی سی کو قربان کر دیا جائے، اس سیاق میں اگر ہم اپنی عید قربان کا جائزہ لیں تو معلوم ہو گا کہ جانور کی شکل میں نادی و جسمانی قربانی تو ہم کرتے ہیں مگر روحانی قربانی کا خیال نہیں آتا۔ کتنا فسناک ہے ہمارا یہ حال کہ جانور کی قربانی تو سال میں ایک بار کرتے ہیں اور معنوی و روحانی قربانی کو ہے وقت قربان کرتے رہتے ہیں، پھر قربانی کے دو فوائد کہاں سے حاصل ہوں جن کے لیے جانور کی قربانی فرض کی گئی ہے۔

ہم نے قربانی کی صورت کو تاپنایا ہے مگر اس کی حقیقت کو نظر انداز کر دیا ہے اسی لیے ہم اپنے ہر منصوبہ میں ناکام بلکہ دوسروں کے غلام بے دام بننے ہوئے ہیں یا ہم جاتے ہیں۔

اس وقت ہمارا یہ حال ہے کہ ذرا مالی فائدہ و کھا کر ہم کو ہماری آئندہ نسل کو دین و عقیدہ سے محروم کرنے کا بہت دور سے اور بڑی دورانی میں سے بزرگ باع دکھایا جائے تو ہم اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اس پر ذرا غور نہیں کرتے کہ کچھ ہی عرصہ گزرنے کے بعد اس کے لئے خطرناک اثرات ظاہر ہوں گے اور ہماری آنے والی نسلوں کو وراثت ابراہیمی اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے بالکل بیگانہ بنا دیں گے اور بدایت و دین و عقیدہ کی وہ روشنی ناپید و محدود ہو جائے گی جس کے لیے ہم این یہیں اور ہم وہ جنوس کوئی تباہت ہوں گے جو اگلی نسلوں کو اسلام کرام سے کاٹ کر گراہ و بے لگام قوموں میں شامل کر دے گی جس کی منصوبہ بندی نئے نئے روپ میں کی صدیوں سے جل رہی ہے۔

امت مسلم کے پڑھنے لکھنے لوگ جن کا کام قائلہ انسانیت کی رہنمائی ہے اگر ان سازشوں کے دام فریب میں پڑتے ہیں تو ان سے اس کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

اسے طاہر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوئی تھاں



تحريف و فساد سے حفاظت کے لیے اس سالانہ اجتماع کی اہمیت حج ملت کا ایک ایسا سالانہ اجتماع یا دوسرے الفاظ میں پڑیتے ہے جس کا ملت اسلامی کی سچائی اور دین خالص کے معیار پر رکھ کر بر ابر جانچتے رہیں اس کے ذریعہ یہ امت اپنی دینی، عقلی اور رہنمائی دیکھی اور اس کی اصلی و حقیقی بنیادوں کی حفاظت تاکہ اس کو معلوم ہو جائے کہ کون و قادر ہے، کون وحدت کی بخوبی حفاظت کر سکتی ہے اور اس علاقائیت میں بڑا اہم حصہ ہے اس دین کو تحریف، ابراہیم و التباس سے محفوظ رکھنے، اس امت کو اپنے حقیقی اور قویت کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر سکتی ہے جو ابراہیمی وحدت اور اسلامی رنگ و محمدی رنگ اور چشم اور اپنی جزو سے وابستہ اور پیوست رکھنے اور ان سازشوں اور مقالکوں کا پرده چاک کرنے دلکش کی حریف ہے اور جس نے گذشتہ مذاہب کا نام اٹھا رہا ہے، اس کے کارنے اور باشدہ اور نہیں اقوام کو بھی بخت نقصان ہو سچایا تھا۔ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں، اسی طرح امت کو حج کی ضرورت ہے، تاکہ منافق و غیر منافق یہ امت مختلف قسم کے ماحول اور زمین کے اجتماع سے جو مدد ملتی ہے وہ کسی اور چیز سے نہیں ملتی،

والوں اور قبیلے، والوں سے داد دھاصل کر سکی اور جن کا
کلمہ جہاں تھا وہیں قائم رہا، جو نوں کے ایک
سردار علیٰ ترقی نے جو کچھ کہا تھا (عن علیٰ قال
کانت الیوت قبلہ، ولکھے اول بیت وضع
العبدۃ اللہ) این ابی حاتم مکروہ اور شنوں کو بھی
وہی کہتا پڑا اور پھر اس سردار کے سروار نے جوار شاد
فرمایا ہے کہ "بیت الحرام کی تحریر بیت المقدس سے
بھی قبل ہوئی" کون اس سے انکار کی جیا رکھتا ہے؟

دنیا کے بتکدے میں پہلا وہ گھر خدا کا

مولانا عبدالمajeed ریاضی

"اے اول بیت وضع للناس اللذی بیعہ" مٹا، رومنہ، خدا معلوم کتنا گھرے اور ابھر کر منے،
مبارکاً وَهُدی لِلْعَلَمِینَ۔ کتنے بڑھے اور بڑھ کر کھٹے، پر ایک عرب کے
اول بیت بھی یہی ہے اور آخر بیت بھی یہی، سب
سے پہلا عبادت خانہ بھی یہی اور سب سے آخری
(یقیناً) پہلا گھر جوانوں کی عبادت کے لیے ریحان میں خاک اور بیت کے مندر میں، چنانوں
مقرر کیا گیا وہ وہی ہے کہ (کہ) میں ہے برکت دیا اور پہاڑوں کے وسط میں، وادیوں اور گھانوں کے
عبادت خانہ بھی یہی، تحریر اس وقت ہوا جب دنیا کی
تحریر ہوئی اور جس وقت یہ مئے گا سارا کارخانہ حیات
بھی مٹ کر رہے گا، فیما للناس کی اس سے زیادہ
کس گھر کی دیواروں کی بلائیں لے رہی ہیں؟ یہی صدھا طوفان، ہزارہا انتقامات، بیشار زلزلے آئے
تو وہ گھر ہے جس کی بابت کہا گیا ہے "دنیا کے اور گزر گئے اور اس پاک اور پیارے گھر کو نہ کوئی
کس کا ہے؟ مکان کی نسبت بھی آخر کس مکین کی
جانب ہے؟ اللہ کا گھر، بے جسم و بے نشان والے کا
پہلا گھر خدا کا" روئے زمین پر سب
امہ بہ مٹا کا، نہ کوئی زار نہیں، اور نہ کوئی کلید اسٹن،
گھر برب السفوات والارض کا گھر، بیت اللہ،
سے پہلا عبادت خانہ! صدی دو صدی کی تحریر نہیں
دو ہزار چار ہزار برس کی عمارت نہیں، دنیا کا سب
کے فرزند اور جو کی بیٹیاں کہ رہی ہیں، مبارکاً، کی
سے پہلا عبادت خانہ کون تاریخ اس وقت کا پتہ
تھا سکتی ہے؟ کس نسل انسانی کا حافظہ وہ زمانہ یاد رکھے
جواب سے مٹا کے مٹھے کئے گئے، دیتا ذہن
تو وہ زمین کے سارے طوں و عرض میں کوئی اور گھر
بھی، بھیں اور بھی اس نام سے پکارا گی؟
دیوبیوں کے مٹھے کئے گئے، دیتا ذہن
لکھتے ہے؟ جس گھر کی بنیاد میں خدا آدم تے اپنے ہاتھ
ہوئی برکت، اس مشابد و محبوس برکت کے بعد کسی
کے کیسے کلکس دارشا لے سوارے گئے اور آج
سے رکھی ہوں۔ نی آدم میں کون اس وقت کی یاد
تھیوں صدی کے دور جا بیت الاختری میں آرت
اپے حافظت میں رکھتا ہے؟

اے اللہ اللہ! اس طویل اور بے حساب مدت میں
اور سامنے کی دیوبیوں اور تہذیب و تہذن کے
دیوبیوں کی پوچھا کے لیے کالموں اور یونیورسٹیوں
اس ناقابل پیائش عرصہ میں کئے عبادت خانے بنے
اوہ بگزے، کئے مندر تحریر ہوئے اور کھدے، کئے
گرے آباد ہوئے اور ابڑے، کیسے کیسے انتقامات
زمیں نے دیکھے اور آسمان نے دکھائے، بلندیاں
پست ہوئیں، اور پستیاں بلند ہوئیں، بالمل مٹا،
عمر مٹا، جیلن مٹا، ہندوستان مٹا، ایران مٹا، یونان
آگے بڑھا لیکن اس کی بندیاں سرائی خود اسی کے پیش

روئی مورخ پیرواؤں نے اعتراف کیا کہ اس سے
بعد اقبال کا ساختی چیز آیا، اللہ تعالیٰ مر جوم کو غریق
قریم کوئی مجذب نہیں ملا۔ ڈوزی نے بھی یہی
کہا۔ اس نیکلو پیدیا برتانکا والوں نے بھی اس کی
قدامت تسلیم کی میور تھیڈ کے لیے اٹھا لیکن روئی
تھیڈ، اولیاء اللہ اور صاحبوں کے ساتھ ہو۔

(باقی مختصر اکا)
۲۰۰۰ء میں جب والدہ مہر مس کا انتقال ہوا
تو وہ ہندوستان واپس آئے، اور یہیں قیام
پر یور ہے۔

برادر معظم ہمارے خاندان کے بزرگ
ترین فرد تھے، راقم سطور برابر ان کی شفتتوں
سے نہال رہا، انہوں نے میری تعلیم و تربیت کی
بہت فکر کی، میرے چھوٹے بھائی پروفیسر سعی
الرحم عظی کو بھی اپنی گرانی میں رکھا، جنہوں
نے کیمسٹری میں ہمارت پیدا کر کے علی گڑھ
یونیورسٹی سے ڈاکٹرٹ کی، اس وقت وہ
انگلیل یونیورسٹی، لکھنؤ میں پروفیسر ہیں، قبل
ازیں شلبی کالج اعظم گڑھ میں تدریسی خدمات
ایک طویل مدت تک انجام دے چکے ہیں۔

ابھی ۲۲ مئی ۲۰۰۰ء کو جب میری بیٹی اسماء
سلپا کا عقد عزیزی مفتی عبدالرشد ندوی کے ہمراہ
ٹے ہوا تو وہ اپنی جوانہ سالی کے باوجود لکھنؤ
شریف لائے اور دو دن تک قیام کیا، اس
دریانہ کی اصطلاح میں "احرام" کہا جاتا ہے سب
و عمرہ کی اصطلاح میں "احرام" کہا جاتا ہے سب
تو میں تھب کی حد تک واپس ہیں، اسلام کا ایک
و منافع ہیں، جن میں بہت سی باتوں سے ہم واقف
تو یہی انتیار کر لیتی ہیں جس کو دین و فداء اور حج
لگاتے ہیں ایک زبان میں ایک ترائد اور ایک ہی تھرہ
کے ساتھ ایک زبان میں ایک ترائد اور ایک ہی تھرہ
طرف حکماء اسلام اور علماء راجحتین نے اپنی کتابوں
میں توجہ دلائی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"لیت اللہم لیت لا شریک لک لیت
ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک
(تارکوہ اپے فوائد کے لیے آموجو ہوں)
اس موقع پر منافع کو مطلق بولا گیا ہے اور اس
کے لیے عکرہ کا میڈا استعمال کیا گیا ہے، اس لیٹ تھب
ہوں تھا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، ساری
تھبیں اور تھبیں تیرے ہی لے زیبا ہیں اور حکومت
لے لیں، جنت الفردوس میں ان کی منزل انبیاء،
آسمان ان کی لحد پر شہنم افشاٹی کرے
سینہ نورستہ اس گھر کی تمہبیانی کرے

لباس اور صدا و دفعوں میں اسلامی قومیت جلوہ
گرفتار آتی ہے، بھی حال حج کے درسرے اعمال،
عبادات مناسک اور شعائر و مقامات کا ہے جہاں
ہر قوم و ملک کے لوگ دوش بدوش نظر آتے ہیں،
اور ہر شخص اس چیز میں جو اس کے پاس نہیں ہے
اور قریب وابید، عرب و عمجم کے سارے فرقہ میں
جاتے ہیں، صفا و مروہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان
سب ساتھ دوڑتے ہیں، مٹی ساتھ سفر کرتے ہیں،
درسرے کو دیکھ کر حقیقی حاصل ہوتی ہیں۔

اسلامی و انسانی اخوت اور عالمی
بودادی کا مظاہرہ
اس کے علاوہ حج ان طبق نسلی، سانی
اور علاقائی قومیوں کے خلاف اسلامی قومیت کی
جگہ رات گزارتے ہیں، پھر وہاں سے سب ایک
ساتھ و اپس آتے ہیں، ایک ساتھ تمثیل ہوتے ہیں
اور ایک ساتھ ساکن ہوتے ہیں، مٹی میں بھی ایک
جیت ہے جن کے بہت سے اسلامی ممالک مختلف
حوال اور باد کے تحت فکار ہیں وہ اسلامی قومیت کا
مظہر اور اعلان ہے یہاں پہنچ کر تمام اسلامی
قویں اپنے ان قوی و ملکی بساوں سے آزاد ہو کر
سارے کام ایک ساتھ انجام دیتے ہیں۔

حج کی منافع:
جو ان کی پیچان میں گئے تھے اور جن سے بہت سی
وجہ میں اس کے علاوہ بھی بہت سے فوائد
و منافع ہیں، جن میں بہت سی باتوں سے ہم واقف
تو یہی انتیار کر لیتی ہیں جس کو دین و فداء اور حج
و عمرہ کی اصطلاح میں "احرام" کہا جاتا ہے سب
چیزوں کا ہمیں علم نہیں ہے وہ ان چیزوں سے کہیں
زاہی و اکاری، احتیاج و لاچاری اور گرید و زاری
کے ساتھ ایک زبان میں ایک ترائد اور ایک ہی تھرہ
طرف حکماء اسلام اور علماء راجحتین نے اپنی کتابوں
میں توجہ دلائی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"لیت اللہم لیت لا شریک لک لیت
ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک
(تارکوہ اپے فوائد کے لیے آموجو ہوں)
اس موقع پر منافع کو مطلق بولا گیا ہے اور اس
کے لیے عکرہ کا میڈا استعمال کیا گیا ہے، اس لیٹ تھب
ہوں تھا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، ساری
تھبیں اور تھبیں تیرے ہی لے زیبا ہیں اور حکومت
لے لیں، جنت الفردوس میں ان کی منزل انبیاء،
آسمان ان کی لحد پر شہنم افشاٹی کرے
سینہ نورستہ اس گھر کی تمہبیانی کرے

مکان کی طرف سے دعویٰ کا اعلان کر دیا، جن کی لاکھوں آتے ہیں اور ہر سال آتے رہتے ہیں۔

اس کامکان بھی اس عالم آب و گل میں اللہ کے اس گھر کا معمار کون تھا؟ بادشاہوں کے محل تعمیر ہوتے ہیں تو بڑے بڑے کارگر اور مہندس بلاۓ جاتے ہیں، گورنمنٹ ہاؤس دیکھیں گے کہ ہدایت و روحانیت، تعمیر قاب و ترکیہ تیار ہونے لگتے ہیں تو نامور انجینئروں کی قسم نفس، باطن کی پاکیزگی اور ظاہر کی آرٹیگی کا سرچشہ جاگ جاتی ہے، پر اللہ کے گھر کی گھری کے لیے اسی مکان سے پھوٹ کر اہل رہا ہے اور قیامت کا گھر؟ ہدیٰ للعالیٰ ساری دنیا کے لیے ہدایت رکھنے والا۔ ہر قوم، ہر ملک، ہر طبقہ، ہر گروہ کو درس دیا ہے والا، اس کے انوار اس کے برکات، اس کے فوپس اور اس کی ہدایت کی ایک زمان کے مکانات تکمیل کا کفرخی سے دنیا میں کتنے بن چکے، بادشاہوں کے بھی اور وزیروں کی کوٹھیاں بھی، لوکی لیٹیوں میں بغیر و پیسے اور پیسوں کی مزدوری کے لامبے کے کس مزدور نے اپنے گوشت و پوست کو جلایا، بھی، سب مث گئے، خاک سے بلند ہوئے تھے اور خاک میں مل گئے، ساسانیوں کی عرشت گاہیں تپیا، جھلسایا؟ کون بندہ جواب دے بندوں کا خالق جس کا مجید چاہے اس سے فیض حاصل کرے۔

دعا کا شوت الگ رہا، دعا کی دنیا کے اور دوسرا کے حمام کیں باقی ہیں؟ کسی مکان سے اب تک یہ صدابند ہوئی ہے کہ میری تعلیمات ساری دنیا کے لیے ہیں؟ دنیا میں بڑے ماقن نہ اور تہ بھال موجود ہیں لیکن اول تو چار صدی کی اور تاقنون ساز آئے، مصلح آئے، کامل آئے، ولی مدت بھی کوئی مدت ہے؟ اور پھر بڑی بات یہ کہ مزدور بج کام کرتے ہیں اکثر کچھ ممکن تر ہے اسراeel کے گلے بھکی ہوئی بھیزوں کو راہ دکھائی، کھلونے اور لڑکوں کے گھر وندے موجود رہتے ہیں کسی نے شام میں توحید کی منادی کی، کسی نے بھر ایک سر و تاش اور دل بہلاوے کے ان کی کوئی مصروف حق کی دعوت پہنچائی کسی نے ہندوستان میں دعڑ کے لیکن پلا فرقی و تخصیص ہر قوم اور ہر ملک ہر قیام اور ہر زمان کے لیے پیام پہاہت نہ کسی وہ لاکھوں روپیہ کا ایسٹ اور چوتا کھائے ہوئے لق میں، دل میں کسی کی یاد تھی تو زبان پر کسی ودق کھنڈر ہیں اور دوسرا طرف یہ ہر لکف و قصع کا نام اعجزی تھی اور بندگی، مسکن تھی اور تذلل کافرنس کے پلیٹ فارم سے، نہ کسی پارلیمنٹ سے، نہ کسی چوتھا ہال سے، نہ کسی حیبہ آف ڈپویٹ سے مری سادہ اور ستر اللہ کا گھر ہے "منابعہ للناس" و امناً بے انداز مدت سے قائم اور بے شمار عقیدتوں کے ساتھ چشم افکار کے ساتھ زبانیں اس ذکر لیے، مشرقی و مغربی کے لیے، کالے گورے کے لیے اور عظیموں کا مرکز۔ لاکھوں ہر سال آتے ہیں میں مشغول تھیں۔

یکساں پیام تسلی بجو اس گھر کے اور کہاں سے نایا چوتھے ہیں اور لاکھوں سے لگاتے طواف کرتے "رَبَّنَا تَقْبِيلُ مِنَا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ" اے ہمارے رب ہماری یہ خدمت قبول فرمائیا؟ پیام سنانے والے نے پیام نادیا، مکن نے اور مجده کرتے روتے اور گزراتے بھکتے اور گرتے

تو تو سب کچھ سننے والا سب کچھ جانتے والا ہے (تجھے) جانشی یا مزدوری کا دینے والا کیں اس گھر کی اور جس کے گرد اگر ہر وقت ستر ہزار ایسے فرشتے پر تو دیکھنا۔ اس کامکان بھی اس عالم آب و گل میں زیارت کرنے والوں کو، اس گھر کا طواف کرنے جو ایک دن کے بعد دوبارہ نہیں آتے بلکہ ان کے عیاں ہے) الحضرت اللہ پر قربان ہونے والوں کو، اس سجائے اسی تعداد میں نے آجاتے ہیں طواف کرتے اللہ کے غلیل کہلانے والوں کو، اس گھر سے محبت رجھے ہیں یہ زندگی خانہ کعبہ تھیک اسی کے مذاق میں کوئی تھکے ہیں، مدار ہے یہں پھر بھی دھڑکا بھی لگا ہوا وعظت کو دل میں جگدیتے والوں کو کیا کچھ نہیں مل کون اندازہ کر سکتا ہے جو ہر لمحہ اور ہر آن بیت ہے کہ اپنے کو مٹانا بھی قول ہوتا ہے یا نہیں؟ جس کیا کچھ نہیں مل جاتا؟ کیا کچھ نہیں مل جاتا؟ اس گھر کے معمار مزدور ہوں اس گھر کا ساکوئی المعور سے خانہ کعبہ پر پڑتی رہتی ہوں گی؟ یہ اللہ کے دوسرا گھر دنیا میں نہیں لیکن خدا را یہ تو بتائیے کہ اس غلیل ہی کی آنکھ تھی جس نے ان جملیات اور ان افواز گھر کے سے مزدور بھی دنیا کے کسی گھر کو ملے؟ بیس کے گھر برکتوں اور عز توں کا گھر ہے گھر یہ بھول کام شاہد کیا اور تھیک اسی مقام پر آدم علیہ السلام کے قربان اس گھر کے ماں کے، قربان اس گھر کے جاتے ہیں کہ گھر کے معمار اور مزدور کیسے برکت بعد ازاں رونو اللہ کا گھر ہنا اس بارش رحمت و کرم مزدور کے، بیت المقدس کو سلیمان علیہ السلام نے والے، کیسی عزت والے کیسے تقوے اور اغتریں میں سب کو شریک کر دیا۔ "اللهم صل و بارک علی ہوایا اور جنوں سے ہوایا لیکن اس مقدس دالے تھرودم کا عارف کہتا ہے: محمد و علی آل محمد کما صلب و بارک علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک ہمبدیجید۔

عبدہ طباعت پہترین کاغذ دلکش سرور ورق

۱۔ علم التصریف

از مولانا سید ارجمند عظیمی ندوی

قیمت: Rs. 35/-

۲۔ دیوان حماسہ (اول)

قیمت: Rs. 100/-

۳۔ دیوان حماسہ (دوم)

قیمت: Rs. 75/-

از الہام

ناشر

ابراهیم کی دعا خالی نہیں جا سکتی تھی، گھر کے ملاچ کا تھا، روایات میں آتا ہے کہ آسان ہاتھے والوں کو تو جو کچھ مزدوری ملی اسے یا تو وہ خود پر جو فرشتوں کا قبلہ ہے بیت المقدس جلس صحافت و نشریات، ندوۃ العلماء، یگور مارگ، لکھنؤ

بِرَادِرْ مُعَظَّم مولانا حَكِيم عَزِيز الرَّحْمَن اَعْظَمِي

نقوش و تأثیرات

مولانا ذا اکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی

لے، حضرت شاہ صاحب رحمدالله جب اللہ آباد منتقل ہو گئے، تو مستقل طور پر بھائی صاحب نے بھی انہیں کے در دولت کا پناہ مستقر بنایا۔

حضرت مولانا شاہ وسی اللہ صاحب نے جب اس قاضل توجیان کے اندر خبر و ملاج کے نقش دیکھ، اور اس کے اندر خدمت خالق کا جذبہ موجود پایا، تو ان کو طب اسلامی کی تعلیم کا مشورہ دیا، انہوں نے حضرت کے حسب ایماء طبایت میں حصہ اختیار کیا۔

صاحب نے اپنا پامنشغلہ جاری رکھا، مطب میں تھے، اور ندوہ اور اہل ندوہ کی تعریف میں وہ رطب مریضوں کے امراض کی تشخیص کرتا، ان کے لیے پر مشکل ہے، ان کے اور بھی غیر مطبوعہ سودات ہیں، انسان رہتے ہے، آغاز شباب ہی سے ندوہ العلماء نہج جو بیز کرتا، ان کا صحیح دشمن کا گھل تھا۔

سے ان کا تعلق استوار رہا اور تمام دانہیں باقی رہا، جو شائع شدہ کتابوں سے کہنی زیادہ ہیں۔ حکیم عزیز الرحمن صاحب و معتزل اخلاق علی ملک کے دوسرے علماء اور مشائخ علمی اور تحقیقی مہارت اور صاف گوئی میں امتیازی شان رکھتے ہیں، اداروں کے ذمہ داران سے بھی ان کا کاریطہ رہا، وہ دین کی خدمت کی، طب کے موضوع پر کئی کتابیں اللہ تعالیٰ نے فارسی، اردو اور گاہے بگاہے عربی تعلیم کی ہیں، ان میں وہی میڈیکل ڈشتری، میں شعر کہنے کا ملکہ عطا فرمایا تھا، وہ علماء شناس تھے، انہوں نے بڑی کمربانی کے ساتھ اس کا مطالعہ کیا تھا، امراض صدریہ، سوانح طمار، کتاب الرحمۃ وغیرہ اور معاشرے کے ہر طبقہ سے راہ و رسم رکھتے کاہر قدیم و جدید احوال پر ان کی نظر بڑی عین حق تھی

قاتل ذکر ہیں، امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی طب نیوی حق مفترضت کرے عجب آزاد مرد تھا کے عنوان سے موجود کتاب کو ادائیگی میں منتقل علماء اور ذاکرتوں کی ایک بڑی تعداد چھوڑی، وہ عجیب اتفاق ہے کہ انتقال کے موقع پر ان کیا، اور وہ مولانا مختار احمد ندوی کے ادارے سے شائع تاجیات اپنے مرشد حضرت مولانا وسی اللہ صاحب کے ساتھ کے صاحزوادے بھی الدین طیب علی گھر موجود ہو کر مقبول خواص و عوام ہوئی، مزید مائر امام اعظم، فتح پوری سے وابستہ رہے، ان کے انتقال کے بعد ان سوانح فرمائی، سوانح ابو ہریرہ، اعجاز علمی کی پیادیں، کے خلف رشید حضرت قاری محمد میں صاحب مدظلہ و خطب کی حیثیت سے مقیم تھے، پھر اوقاف کے دفتر شاداب افریقہ (یہ کتاب معالی الشیخ محمد بن اور خادمان کے دوسرے افراد سے تعلق رکھا، مقرر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسین ندوی، والپس آئے اور اہل خانہ کی تحسین کا باعث بنتے، وہی میں پہلے ایک مسجد کے امام تھا، مسجد اسلامیہ ڈائیکل کی انتظامیہ تھا، وہی مسجد کے امام تھا، اور مسجد اسلامیہ مکہ کر منہ ناصر المعودی ڈپلی ڈائرکٹر رابطہ عالم اسلامی کے کر منہ مسجد اسلامیہ مکہ کر منہ مسجد محمد راجح ندوی کی کتاب "افرقیہ اختراء" کا اردو ترجمہ ہے)، میں ان کا قیام ایک عمر سے سے ہے، اس درمیان میں خاتمه مسک نامی کتابیں لکھیں۔ ان کا ایک نمایاں حکیم صاحب سے انہوں نے درخواست کی کہ وہ کچھ کام "سُکُم" کے نام سے ہے، جو عربی کی لغت علی، اور مولانا سید محمد واضح رشید ندوی حال وقت وہاں بھی آکر گزاریں، چنانچہ حکیم صاحب نے "الملوو" کا اردو ترجمہ ہے۔ اس طرح یہ لغت سہ مختصر تعلیم ندوہ العلماء سے بھی ان کے گھرے مراسم وہاں ایک مدت تک قیام کیا، اس درمیان ان کا لسانی "تھری لنگوں ڈشتری" (Three Lingual Dictionary) کے نام سے تھا خاص العلما کے بھی اساتذہ اور درسیں سے تھا خاص و خطب جامع مسجد اسلام پاروونی سے بہت گراحتا، موسوم ہے، اور مکتبہ فردوس مکارم گلر کھنے سے تین طور سے جتاب مولانا مفتی محمد ظہور صاحب ندوی، ان کے علاوہ انہیں کے ذریعہ جن شیخیات کی جذبوں میں چھپ کر منتظر عام پر آجی ہے۔

جتاب مولانا بہان الدین صاحب، جتاب مولانا زیارت اور ان سے طاقت رہی، ان میں شیخ علی بن عرب کے اخیر دور میں ان کا ایک اہم کام عقیق احمد صاحب اور مولانا نیاز احمد صاحب عدوی سالم رحم اللہ، شیخ عبدالرازق رصاصی، بھائی منتظر کولا اردو میں حدیث شریف کی ایک ضمیم لفت ہے، نیز مولانا ابو الحبیان صاحب ندوی سے شروع سے تعلق صاحب، شیخ محمد بن علی الحسود، شیخ سالم بن علی الحسود، شیخ قرائی کے علم میں ہے کہ حضرت مولانا شاہ وسی اللہ قائم کیا، وہ برادر ان کے هفت واری پروگرام میں شریک ہوتے تھے، اور ان سے کب فیض کرتے تھے، والد صاحب کے آنوش تربیت میں کیا، پھر جامع عالیہ اور اس کے بعد جامع مفتاح العلم میں داخلہ کیا، وہی زندگی کا آغاز تھا، اور اس کے بعد جامع مفتاح العلم میں داخلہ کیا، وہی زندگی کے ادا بھی کے لیے ذریعہ بھری، جہاز روائے ہوئے، ساتھ میں رفقاء اور احباب کی کوہنڈ کے شیخ کی خدمت میں قیام کو ترجیح دی لیا، جہاں سے فراہت کے بعد علی تعلیم کے لیے ایک جماعت تھی، راست میں آپ کا انتقال ہو گیا، انا وار المعلوم دیوبند کا قصد کیا اور وہاں سے بھی اور انہیں کی تربیت میں اپنے روز و شب گزارنے

(بیان صفحہ ۶ پر)

عالم جاودائی کی طرف رحلت فرمائے، حدیث کے کارنا مولوں کا تذکرہ ہوئے اچھے انداز میں کرتے

خواتین اسلام

ساتویں قسط

استیصال نہایت سرگزی سے کرنا چاہئے، ام سیم کے اور بہت سے سبق آموز واقعات ہیں جن کا مذکور انشاء اللہ مختلف عنوانوں کے تحت آئے گا۔

ایک بار حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لابحل لامراة تو من بالله واليوم الآخر"

ان تحد على میت فوق ثلاث الا على الزوج
فانها تحد عليه أربعة أشهر وعشراً" (بخاری

مولانا عبد الرحمن نغمائی ندوی

كتاب الحنان

کی ترویج میں بہت سخت تھیں، فوراً ان کی لاش کو ایک احکام اسلام کی پابندی مقام پر چھا دیا، جب ابو طلحہ میرواہ پر آئے تو پوچھا یہ وہ واقعات ہیں جن میں خواتین کو قول اسلام ہے کہ وہ کسی مردہ پر تن دن سے زیادہ سوگ پر سخت سے منع فرمایا تاکہ عام را گہروں کو تکلیف نہ کرے، شوہر اس سے مستثنی ہیں، کہ ان کا سوگ چار پائے ثبات کو غرض نہیں ہوئی، اب چند واقعات اس قسم کے نسل کے جاتے ہیں جن میں دکھایا جائے گا کہ کی ترویج میں ایک فحش نے مجھ سے ایک چیز عاریہ خواتین اسلام نے اپنے مقدس نہب کے احکام کی کرتا ہے، لوگ غدر کرتے ہیں کہ اعزام و اقرباء کی پابندی میں کیسے زبردست استقبال کا ثبوت دیا ہے، انہوں نے کہا کہ پڑوی کی یہ حرکت عدل ہے، اور ان کے مقابلہ میں اپنے فطری جذبات، آرام و آشائش کو س طرح نظر انداز کیا ہے۔

اب ام سیم نے اس راز کو فاش کیا اور ابو عیسیٰ کے انتقال کی خبر دی، پھر اس طرح تکین وی ہو، گریبان نہ چاک کیا جائے، بدن نہ تو چاک دیکھو کہ ایک خدا کی امانت تھی جو ہمارے پرورد ہی، جب اس کی طرف سے پیام اعلیٰ آیا تو ہمیں چاہئے، جریغہ و فرع کے مجاہے صبر سے کام لینا چاہئے، ہرب میں ان کا کثرت سے روانہ ہو، اگرچہ جریغہ و فرع کے مجاہے صبر سے کام لینا چاہئے، ہر چال کا جب انتقال ہو تو انہوں نے تیرے سی بیانیں کہ سردار اور شیوخ قبائل اپنی موت پر حضور ﷺ کی زبان فیضِ ترجمان سے یہ حکم نہ ساہوتا کی طرح یہ حرکت جادہ انصاف سے ہٹ جائے تو مجھے ایسا کرنے کی کوئی حاجت نہ تھی، دیکھو امام المؤمنین کے والد کا انتقال ہو گیا، اس کی طرف میں قدم سے کپا تھا کہ بالکل سکون ہو گیا، اس کی سخت نہایت کرتا ہے۔

ابوظہب نے یہ قصہ دربار سالات ﷺ میں عرض کی، حضور ﷺ نے بہت مسرت ظاہر فرمائی، اس سے کہ رسالت پناہ ﷺ کا فرمان ہے، انہوں نے ابو عیسیٰ بیمار ہوا، اتفاق سے ابوظہبیک روزگر کام کے قصہ سے خاص طور پر خواتین کو متوجہ اخذ کرنا چاہئے کہ ان کے لئے اس میں عبرت و بصیرت کا ایک ذخیرہ لے گھر سے باہر گئے، اسی اثنائیں ابو عیسیٰ کا انتقال معاذ عدو یہ ایک بار بیمار ہوئیں، لوگوں نے نید المحر علاج میں جو بیز کیا، دوالائی گئی، انہوں نے اس کا

بیالاپنے سامنے رکھ کر کہا کہ خداوند اگر عائشہ مددیہ کی خدمت کی، ایک شخص سے اس کی منافعت کی حدیث نہ روایت کی سوتین (۱۰۳) برس تک زندہ رہے، اور حضرت عمرؓ کی قسم کی اذیت ہیں کہو نہ ہو۔

ہوتی تو میں اس کا استعمال کرتی، یہ کہہ کر دوا کا بیال اس راہ میں صرف نازک نے بعض وہ دوار کے ہمدرد غلافت میں بصرہ کی حکومت پر فائز ہوئے، کیا دھکایا، اور خدا کے قضل و کرم سے اچھی ہو گئی۔ مزیلیں طے کی ہیں کہ جس کی نظر مرودوں میں بھی دھب کے لیے اس سے بھی زیادہ کسی حاجت بہت کل مل سکتی ہے، اولاد کی محبت کے لیے عورتی ہے کہ ایک غریب عورت نے اپنے بھرگوش اور لخت نے جائز کہا ہے، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب مشہور ہیں، لیکن داگی اسلام اور اپنے بچے فہب کی دل کو دائی اسلام کے لیے نہ کر دیا۔

اس کے سوا کوئی دوسرا دوام موجود نہ ہو۔ خاطر انہوں نے اپنی اولاد کو نہایت فرا خدی کے ممتازی اخضرت ﷺ میں یوم احمد کو ایک

ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب کا گزار ایک خاص شہر حاصل ہے، یہ جگل مخفی حیثیتوں سے

مجدوم عورت پر ہوا، آپ نے اسے شارع عام ام سیم، جن کا قصہ تم اوپر پڑھائے ہو، نہایت مسلمانوں کے لیے ایک بڑی آزمائش تھی پر مسلمانوں

پر بیٹھنے سے منع فرمایا تاکہ عام را گہروں کو تکلیف نہ عکس دست تھیں، جب رسالت پناہ ﷺ بھرپور مسجد و اور عرب کے نامی پبلیان حضرت عزہ ہے کہ وہ کسی مردہ پر تن دن سے زیادہ سوگ کے مشہور سرداڑا اور عرب کے نامی پبلیان حضرت عزہ ہو، امیر المؤمنین گی وفات کے بعد ایک فحش اس کے فرمائکر مدینہ منورہ تشریف لائے ہیں توہ فحش نے پاس گیا اور کہا کہ تمہارا منع کرنے والا وفات پا گیا، بقدر و سعت خدمت اقدس میں تباہ پیش کئے کہ عتبہ کے غلام و حشی نے انہیں بیڑے مار کر شہید کیا،

یہ دن ان کے لیے سب سے بڑی سرسرت اور شادمانی اور بھر اسی جگل بیام میں مسلمان کذا ب کو تحقیق کیا، اس نے جواب دیا "ما کنت لاطبیعہ حبا و اعصیہ کا تھا، کیونکہ دنیا کی سب سے بڑی سرسرت اور شادمانی کی اطاعت کی اور اب وفات کے بعد ان کے حکم کی اس کا یہ فقرہ بہت مشہد ہے کہ "احد میں ایک ایسے پا گئی اسی کے مقابلہ میں گھائشوں میں طویل ہوا تھا، بیکی وہ خلاف ورزی کرو۔" (صحنی شرح موطا، جم: ۸۰)

دیکھو! اس داشتہ عورت نے کس طرح نفاق مبارک دن ہے جب کفر طرسرت سے تمام مدینہ ہندیت عتبہ نے سید الشہداء حضرت حمزہ کا حضور ﷺ کے استقبال کو منذر آیا تھا، لیکن جموم مسئلہ کیا، یعنی کیجئے نکال کر چلنا، اور مختلف اعضا کو دور کیا کہ اطاعت شعرا کا اصل مفہوم ہی کی ہے جب جموم کر پڑھی تھیں:

کہ ظاہر و باطن، کھلے چھپے، ہر حالت میں متابعت پیش نظر ہے، ان چند مثالوں سے واضح ہو گیا کہ عالم تھا کہ انسان اس میں بے احتیاری سے بے نہیں احکام کی پابندی میں عورتوں نے کس درجہ وحش الشکر علیہنا مادعا لله داع مستعدی ظاہر کی، اور ان احکام کے مقابلہ میں ملک (ٹھیک وداع سے آج بدر طلویع ہوا جس کا شکریہ ہم سب پرواہب ہے) پائیں ورنہ ان سے بخط مشکل ہو گا، جب حضرت مسلمان عورتوں کا ایثار

بہر حال ام سیم بھی کوئی تخدیج کرنا چاہتی تھیں صنفہ رضی اللہ عنہا کو خر ہوئی اور وہ اپنے بھائی کی لاش جس طرح ان تمام خصائص میں جو قرون اولی لیکن ملکیت سے مجبور تھیں بالآخر اپنے صیری اُن پیچے دیکھنے آئیں تو ان کے میں زید (حواری رسول) کے مقدس نفوس میں موجود تھے، عورتیں مرودوں کے اُن کو لا کر حضور ﷺ کے پرد کر دیا کہ اس کو نہ رکتی تھے ارشاد خوبی سنایا، لیکن حضرت صنفیہ نے فرمایا کہ مقدس انسان کے مطابق کم سے کم سال بھر تک اس قسم کی موت سے زیادہ اور کوئی ساعت اطمینان کی ہوگی۔

ام سیم ایک بہت بڑی صحابیہ گزری ہیں، ان کے مقدس نفوس میں موجود تھے، عورتیں مرودوں کے مطابق کم سے کم سال بھر تک اس خیال کی، حضور ﷺ نے بہت مسرت ظاہر فرمائی، اس سے کہ رسالت پناہ ﷺ کا فرمان ہے، انہوں نے تیرے ہی دن اپنے والد کی صفائتم الٹ دی۔

ابوزید بیمار ہوا، اتفاق سے ابوظہبیک روزگر کام کے قصہ سے خاص طور پر خواتین کو متوجہ اخذ کرنا چاہئے کہ ان کے لئے اس میں عبرت و بصیرت کا ایک ذخیرہ

لے گھر سے باہر گئے، اسی اثنائیں ابو عیسیٰ کا انتقال معاذ عدو یہ ایک بار بیمار ہوئیں، لوگوں نے نید المحر علاج میں جو بیز کیا، دوالائی گئی، انہوں نے اس کا

وہ گیا، ان کی ماں احکام کی بڑی پابندی اور قوانین نہب و حافر مائی، یہ حضرت اُنہُ وہی ہیں جنہوں نے دل نہان کی عورتیں ہوتیں تو شور و شیون، نالہ و فریاد سے

تیری جات۔ ۲۵ نومبر ۲۰۰۹ء

13

ایک دنیا تم کوئی ہے محبت کا دھنی
آؤں میں جیسیں کوئی دم چھاؤں ہے کہیں کہیں
اپنی آنکھوں اپنی ہاتھوں اپنے بھٹے بول سے
مرنے والوں کو حلاجتے ہوا اللہ خنی
زندگی مجھ کو نہ دیتے لیکن اے جان جہاں
پاؤں ہی سینے پر رکھ دیتے وقت جانکی
روش فردوس وہ تاریک قرعہ ہے
پسخان جس کو کردے بھائیوں کی رہنی
تم تو اس سچ شہیدان کوئی دیرانہ کو
ریکھ صد معور ہے ایسے خراووں کا دھنی
اے سڑی دولت جہاں تم خود ہوا نفس نصیں
جو سے دیرانہ کہ دے بیری اس کی دھنی
سر کے مل آؤں کا میں اس سرکز انوار میں
میں سیاہی ہوں سرپا تم سرپا روشنی
لیکن اے ریک نجم وغیرت نہیں وقر
تم "جگ جاتے چک اٹھتی ہماری چکی"

آخری قسط

تذکرہ و احسان

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

اور

تصوف

شش الحنف ندوی

حضرت علیہ الرحمہ کے مرشد مولانا عبد القادر رحمۃ

الله علیہ نے حضرت کے بارے میں جو کچھ فرمایا وہ اس سب کا خلاصہ ہے جو کچھ اب تک لکھا گیا، مولانا عبداللہ مغلی صاحب جن کو ہمارے حضرت کی خلافت کا شرف حاصل ہے اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:

"غائبًا امر رمضان المبارک کا واقعہ ہے ہم خدام محمد زیر کی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان بارک سے منقول ہوا۔ حضرت کا بدن دبارے ہے تھے، احقر کو یہ خدمت اکٹھی میں کی جاتا ہے کہ اس کی ایک والہا میون صوفی آنکھ میسر ہوتی، جس کی وجہ یہ تھی کہ ہمارا پورا خادمان، اعزہ وقارب حضرت سے والہا، عاشقانہ، خلصانہ تلق رکھتے تھے، ناجائز نے حضرت سے سوال کیا کہ حضرت، حضرت بیدا کرنے والا انداز سامنے آتا ہے۔

میں ساری دنیا میں خربچی ہی اور عالمی کیانے پر خیز غم کا صوفی عبد الرabb صاحب بسلسلہ مازمت شاہ نہ صرف انجیل کیا گیا بلکہ عائیانہ نماز جاہد پر ہمیں ہی تھی کہ حضرت مولانا سے ان کو غیر معمولی عقیدت تھی، حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنے ایک خط میں لکھ کر نہیں کیا تھا کہ انہوں نے بھی نماز جاہد پر ہمیں۔

اور خادم الحرمین شاہ نہد نے حرمیں میں نماز جاہد پڑھنے کا فرمان جاری کیا، اور بہت سے لوگوں کو حضرت سید احمد شہید کے ذمہ بھار کا عکس جیل، حادی الحداد اللہ مہاجر کی، مولانا رحمۃ اللہ کرناونی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد قاسم ناٹوقی کے جہادی حکمت دفاتر میں جو علم کسی اس سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کہ حضرت کی روح سے اس وقت یہ صد آری ہو۔

وہ آئے ہیں پیشان لائیں پر اب کھویں جسم ہو کر زہاہوں میں پھر نے لگتی ہے فرماتے ہیں۔

جتنے اے زندگی لااؤں کہاں سے

معین الدین چشتی سے لے کر تمام اکابرین حق کے

☆☆☆☆

تیری جات۔ ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۹ء

آسمان چھٹی کر دیتیں لیکن اس شیر دل عورت کے ازوں نے حضور ﷺ سے کچھ فرمائیں کی جیسی، اسی ایک بار حضور ﷺ کی خدمت میں کسی کوئی کھاتی کی، اور وہ اسے صحت کے لیے درخواست کی، خدا میں یہ دو آیتیں نازل ہوئیں:

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ فُلْ لَأَزَوْجِكَ إِنَّكَ تُنَذَّرُ
الْجَنَّةَ الْدُّنْيَا وَرَبِّتَهَا فَتَعَانِينَ أَمْتَعَنِينَ
وَأَنْزَلْتَهُنَّ مَرَاحًا حَبِيلًا، وَإِنَّكَ تُنَذَّرُ
عَرْضَ كَيْا كَيْشٍ "اجْرَ اللَّهُ" كَوْاعِتَارَ كَرْتَيْ ہوں۔

آنچہ ازوہست ای رسد نیکوست ایک انصاریہ کے تمام اعزاء و اقارب ایک جگ میں شہید کر دیا گے، لوگوں نے انہیں

جنہیوں پرچاہی، لیکن ان کا پہلا سوال یہ ہوا کہ حضور ﷺ کی خیریت ہیں؟ لوگوں نے آپ ﷺ کے بعافت ہونے کا مردہ سنایا تو خوشی سے پھوپھی کا نام اروی

(اے نبی ﷺ) اتم اپنی ازوہجے سے کہہ دو کہ توابوں جات دنیاوی اور مسائی فانی کی خواہشند ہیں،

اگر وہ بارہ جانیں دوں اور پھر جو دوں، لیکن اگر تم خدا میں باعثہ باندھ کر مارا، لوگوں نے ان کی ماں سے

تو آؤں تھیں دوں اور پھر جو دوں، لیکن اگر تم خدا اور اس کے رسول اور آخرت کی خواہش رکھتی ہو تو یاد کوئی نہیں، اسی کوئی کہا کہ اگر یہ ﷺ کی حمایت نہ کرتے تو ایسا نہ ہوتا، لیکن انہوں نے بھی ان شکاریوں پر کان بیس دھرا

کر دیا کہ دربار میں اس کے لیے ثواب جزیل ہے) طرح جب آنحضرت ﷺ جنگ احمد سے صحیح وسلامت مدینہ تحریف لائے، کیونکہ دران جنگ حضور ﷺ کو متعدد قسم لگاتے تو سعد بن معاذ سردار انصاری والدہ کبھی بنت رانی دوڑتی ہوئی ۲ کیس

اور قدموں پر گرپڑیں، پھر حضور ﷺ سے عرض کیا کہ ایک بات کہنا چاہتا ہوں، اس کے جواب میں بجلت

ان تمام روایات پر نظر ڈالو اور غور کرو کر کیا یہ ایک بیت دلائلی کے آگے سب جیزیں لیچ ہیں، آپ کی محنت و ملامتی کے آگے سب جیزیں لیچ ہیں، ام سلم نے اپنے شوہر کا محض اس لیے معاف کر دیا تھا کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

ان واقعات میں حضرت امامہ بہت ابی بکر رضی اللہ عنہا کا واقعہ بہت دلچسپ ہے، جب رسالت پناہنچنے کے مجرم کا تصدیکیا تو حضرت ابو بکر کے

تشریف لے گئے اور ان سے حضرت عائشہؓ کے ان واقعات پر نظر اڑاۓ غور کرنا چاہئے، کہ جس طرح

محالات میں والدین سے مشورہ کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے، میں نے خدا اور رسول کا تھیار کیا، ان کے اسلاف نے دین کی خدمت اور مدد ایسی حیثیت

میں اس طرح ایثار سے کام لیا، اسی طرح انہیں اپنی نیاں آپ ﷺ کے لیے ناشہ تیار کیا گیا، بجلت میں

ناشہ باندھنے کے لیے کوئی چیز نہیں تھی، حضرت امامہ

نیاں آپ ﷺ کے کرہ بند کے دلکھوئے کر دیئے، ایک سے

دو ہی جیسیں کر سکتے کہ جنس لطیف کے افراد نے بھی

نیاں آپ ﷺ کے اسی تاریخ سے ان کا ایک کیش حصہ صرف کر کے یہ بیان کرنا چاہئے کہ اس کی تاریخ سے ان کا

لقب "زوالطا قیم" ہو گیا، یہ خاتون بڑی بہادر تھیں، بھی ہم میں وہی پرانی حرارت اور حمایت قوم کا وہی

حضرت عبداللہ بن زید جنہیں کے بطن سے تھے، ان یہ توازن جوش موجز ہے۔ "نعم المولی ونعم النصیر"۔

(جاری)

15

13



پروفیسر محمد سعود عالم قاسمی

برطانیہ کی مسجدیں

1913ء میں لادہ بیتے نے اسلام قبول

کر لیا، قبول اسلام کے بعد انہوں نے ہم چالائی کہ پہلی جگہ عظیم میں جو مسلمان پاہی شہید ہوئے ان کی یاد میں برطانیہ کی حکومت مسجد تعمیر کرے۔ یہ تجویز 1923ء میں روپہ عمل آئی اور ریجنسی پارک کے بیونر گت نامی مقام پر مسجد بنائی گئی، اس کے لئے دو ایک زمین شاہ جارج ششم نے عطا ہی تھی اور حکومت نے ایک لاکھ پاؤڈا کی رقم منصوب کی تھی، یہ سفارت خانہ کرتا ہے جب کہ امام اور موزون مصر کے ۲۰۰۰کی تعداد کی طرز تعمیر کے خلاف بے مثال رقبہ، نقش طرز تعمیر اور بلندی سب کے خاطبے شامل اعتراف ہوتے ہیں۔ یہ دی مسجد ہے جہاں ۱۹۲۳ء میں برٹش حکومت کے تعاون سے چھوٹی سی مسجد تعمیر برطانیہ کا عیسائی تہذیبی ماحول اسلامی ماحول میں بدل جائے گا، خاص طور پر ۱۹۷۶ء کے بعد مکان کام کے بعد مساجد کا ایک بڑا ففتر لندن مسلمانوں کے خلاف جو معاندانہ جذبات پیدا ہوئے ہیں ان کے باعث ایک طرف تو بہت سی فراہم کیا جاتا تھا، ۱۹۸۱ء کے بعد حکومت کی سخت نظری مساجد پر تعلیم ہوئے۔ انہی میں ایک مسجد عمر ہے جو کی وجہ سے اس نے اپنی سرگرمیوں کو محدود کر لیا ہے۔ اس کی دفتری عمارت جمعہ کومنیزیوں کے زیادہ ہونے لگی، چنانچہ اسلامی طرز تعمیر کی گنبد و مینار نیک احکام کی پابندی اور تہذیبی قدریوں کی خفاقت اور تہذیبی کے پیش نظر برطانیہ کے لیا جاتا ہے۔

1985ء میں برطانیہ کی رجسٹر مسجدوں کی عمارت کو خرید کر مسجد بنایا آسان ہے، اب حکومت کے لئے بندہ بیتے میں برٹش مساجد کا ایک مشکل مسئلہ ہے تھا کیونکہ مساجد کی علامت ہے، جب چھچ کی ویرانی اور رابطہ عالم اسلامی مکہ کرمه کا ایک بڑا ففتر لندن مسلمانوں کے خلاف کیا جاتا ہے تو تو میں قائم ہے، یہ دفتر پہلے مسجدوں کی تعمیر میں انداد ہوئے ہیں ان کے باعث ایک طرف تو بہت سی مسجدیں بنتی ہیں، یہ دفتری عمارت جمعہ کومنیزیوں کے سفارت خانہ کرتا ہے جسے عیسائی بانیوں کو تھافت کے خلاف جمعہ کی تعمیر عمل ہوئی۔

مساجد کی علامت ہے، اس کے لئے بندہ بیتے میں زمین کا خرائی اور دادوں میں نمازیاں کی مسجد بنانے کے لئے بہت سے بندہ بیتے ہیں۔ مسجد کی علامت ہے، اس کے لئے بندہ بیتے میں زمین کا خرائی اور دادوں کی مسجد بنانے کے لئے بندہ بیتے ہیں۔ مسجد کی علامت ہے، اس کے لئے بندہ بیتے میں زمین کا خرائی اور دادوں کی مسجد بنانے کے لئے بندہ بیتے ہیں۔ مسجد کی علامت ہے، اس کے لئے بندہ بیتے میں زمین کا خرائی اور دادوں کی مسجد بنانے کے لئے بندہ بیتے ہیں۔

اسکل اور یقین خانہ بھی ہوایا، اس مسجد میں سونمازیوں کی مجنیش تھی۔ باہم اس کا اہتمام کرنا ان کا دینی فریضہ اور اس کے لئے مسجد تعمیر کرنا ان کی سب سے بڑی نیازی ضرورت ہے۔ مسجد مسلمانوں کے روحانی تقاضوں کی محیل کا مسجد بنائی، ڈاکٹر لائزہ ہندوستان میں کشنز برائے تعلیم تھے۔ اس مسجد کی تعمیر کے لئے واپسی پوپال بیکم میں کرشنزل لندن مسجد ٹرست قائم کیا، ۱۹۵۰ء کے مل کر شاہ جاہان نے خطری قام عطا دیا تھا لہذا ان ہی کے اور ان کے تہذیبی شخص کا حوالہ بھی ہے۔ دوسرے ملکوں کی طرح مسلمانوں نے جب شاہ جاہانی مسجد معروف ہے۔ یہ مسجد لائزہ کی خاطر تعداد ایشیا بالخصوص پاکستان سے برطانیہ منتقل ہوئے کہ آخری حصہ میں مسلمانوں کی ایک قابل دفاتر کے دس سال بعد بند ہو گئی تھی، ہندوستانی ہر روزگار کی خاص میں نمازیوں کے لئے کھول دی گئی، چونکہ وہ بیرونی تو متعدد مساجد وجود میں آئیں، لندن شہر پیرس خوبجہ کمال الدین کی کوششوں سے دوبارہ یہ مسجد ۱۹۱۳ء میں نمازیوں کے لئے کھول دی گئی، چونکہ وہ روزگار کی خاص میں بیان آئے تھے، یہاں کے ۱۹۶۲ء میں چار مسجدیں تھیں۔ ۱۹۹۲ء میں برطانیہ میں ۱۸ مسجدیں تھیں، اگلے دس سالوں میں مسجد کے صدر سال قیام کے موقع پر اس کی تیکینی باشندے نہ تھے، اس نے ان کے پاس نہ تو زمین تھی اور نہ ہی اتنے مالی وسائل تھے کہ وہ مسجد تعمیر کی گئی اور اسے نئی شکل دی گئی۔

۱۹۲۸ء میں برطانیہ کے دارالخلافہ لندن میں ایک مرکزی مسجد کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا اور اس مغربی دویں امداد حاصل ہو۔ مشرقی پورپ کے مقابلہ کشادہ، خوبصورت، جاذب نظر اور جدید ترین سلسلہ میں لندن نظامیہ ٹرست قائم کیا گیا، ۱۹۴۱ء میں ایسٹ لندن مسجد ٹرست نے کرشیل روڈ اپنی کی بندی شروع ہوئی اور جو پہلی مسجد تعمیر ہوئی اس کے بعد میں شروع ہوئی تھی اسے کرشیل روڈ اپنی کی تین عمارتیں خرید کر ان کو لندن کی پہلی مسجد میں تھیں۔ ۱۹۴۵ء سے زیادہ مسجدیں ہیں اور یہ لیسٹ میں ۲۰۰ مسجدیں اسلام کے روحانی نظام کی افادیت کا تبدیل کرو دیا، آج اس مسجد کا انتظام بجلد و دش کے احسان دلاتی ہیں۔

۱۹۷۷ء میں ریجنسی پارک لندن میں ایک مسجد بنوئی ہے، یہاں خطبہ جمعہ عربی، انگریزی، اور بھارتی ایک مسجدیں میں ایک صاحب سے رقم کی بات ہوئی تو مکتب گلر کے مسلمانوں کا مرکز ہے اور دوسری مسجد انہوں نے بنایا کہ پرانی عمارت میں یہاں پوچھ کی لگتے سے تھے، اس کی سادگی اور برکاری، صفائی اور عمدگی متابہ سے تعلق رکھتی تھیں، یہ تبلیغی جماعت کا مرکز ہے۔ تیری قسم کی مساجد بیرونی ہے جو تبلیغی جماعت کے لئے جو ویران جگہ بھروسہ ہے جو باقاعدہ زمین خرید کر منصوبہ بندی کے بعد سے بے مثالی ساختہ و مادر ہے، ہندوپاک میں اس اسٹیڈیم بننے کے وجہ سے بیرونی ہے جو باقاعدہ زمین خرید کر منصوبہ بندی کے بعد سے بیرونی ہے، اس کی بھروسہ سمجھلوگوں کی نظر میں آگئی ہے، اس نے اس کی تختہ بھائی گئی ہے۔

ہماری ایک عید پر بھی مفتیوں کا راجح ہے اماموں کی ضرورت تھی تو مساجد سے وابستہ مصلی بھی ہے اور نوجوانوں کی تربیت کے لئے قائمی استفادہ کر لیتے ہیں۔

مسجدوں کو مسلمانوں کے داخلی تازع کے زمانے میں خطاپ نہیں کر سکتے اور ایک بھی بنائی گئی ہے،

ساتھ خارجی مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا ہے جن کے اس اگریزی میں خطاپ نہیں کر سکتے۔

وہاں سے امام بھی لے آئے، پیشہ امام ہند ۱۹۷۵ء کی دہائی میں برطانوی حکومت نے دیا کہ، بلکہ دلش سے تعلق رکھتے تھے اور وہاں کے

کے خلاف نفرت کے جذبات بڑھے ہیں اور اب یہ ان اماموں کو پرم فرقی ملازamt کی سیکولت دے اسلام فوپیا میں تبدیل ہو گیا ہے۔ میڈیا نے اسلام کی

رسکی تھی، اس کا تحصیل اس طرح ہوا کہ بہت سے تصویر شد و پسند نہ ہب کے طور پر اور مسلمانوں کی لوگ امام کے نام پر برطانیہ آگئے اور جیسی ڈراموی

تصویر دہشت گرد قوم کی حیثیت سے بنائی ہے، عوام جب کہ صرف ۵۰ فیصد برطانوی نژاد ہیں۔ اماموں کی ایک طبقے مسلمانوں پر حملہ کیا بلکہ مسلمانوں کی کی تجویزیں برطانیہ میں بھی معیاری نہیں ہیں، عام

کلیئرنس کو ازاں بنا دیتا کہ برطانیہ کے ایس پوٹ طور پر امام حضرات اسکلوں میں جزوی تعلیم دے کر پر مساجد پر حل کئے، بنی نصرے کھجور اور حکومت نے یائشوں کے ذریعہ اپنے اخراجات پورے کرتے

سے ان کو اپنی کامیابی کے سچائے خود ان کے ملکوں میں بخیر کلرنس کے سفر کرنے سے روکا جائے، اسی اشاعت میں عازمی زائرین کو یا جائزت تھی کہ وہ امام دینے والے اداروں کی حکل میں دیکھنا شروع کیا، ان پر ختم نگاہ رکھنی شروع کی اور زیارت کی جگہ ملازamt کا وینا حاصل کر سکیں اور زیارت کی جگہ ملازamt کا وینا

گردی کے نام پر اپنے خاطر اور قوانین بنائے کہ یہ امام مسجدوں کی امامت کے علاوہ مصلیوں سے اور کچھ ایسے بھی ہیں جو مسجد کے راست سے اس کے تحت جس مسلمان کو چاہے گرفتار کر لے اور جس مسجد کے امام کو چاہے ملک بدر کر دے،

اوہ جس طور پر خواتین کے قانون اور اسٹیل کا غلط استعمال اسے دہشت گردی مختلف قانون کے پاس ہو جانے کے تھے، بلکہ اگریزی زبان سے تاوافت تھے اس لئے نہ تو سماج میں اپنا موثر رول ادا کر پا رہے تھے اور ن بعد مسجدوں کے منتظرین، اماموں اور مسلمانوں کی برٹش اسکلوں میں زیر تعلیم مسلمانوں کی دوسری ضرورت بن گئی ہے کہ وہ اس قانون سے واقفیت حاصل کریں، ایسی تدابیر اختیار کریں جن سے اور بلکہ دلش سے بلائے جاتے ہیں ان کی چنان تفصیل سب کچھ کی واقفیت حاصل کی جاتی ہے، پھر ویز اور یا جاتا، اس کے باوجود برطانیہ کی انتظامیہ میں اپنی تھاں کی انتظامیہ سے اس حق میں بہتر ہے کہ وہ پلاجہ اماموں کو پریشان نہیں کرتی اور وہ مسجدوں میں جمع کے خطبات کو مانیز کرتی ہے، اسے جو عکسی داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ وہ اپنی سانی مساجد میں امامت کے فرائض انجام دے سکیں اور

اس کے مقابلہ میں رکھیں تا کہ مسلمانوں اور معاشرہ کے قوت کو تابو میں رکھیں تا کہ مسلمانوں کا کام کر سکیں چنانچہ اگریزی میں خطاب اور ہمنائی کا امام کریں کہ ایسا نہیں ہوتی۔ ایک برطانوی شاعر احمد منیر نے اس لئے کوئی آزمائش پیدا نہ کریں، جو اس ایمانی سے مزدرا کام لیں گرجاہت لسانی سے گریز کریں۔

مساجد کے امام اور ان کی تربیت ایسا کام کی فراہمی آسان اعتماد میں لینے کے لئے

برطانیہ کی مساجد میں تمازکی امامت کے لئے ہو گئی جو مقامی زبان میں اپنے فرائض انجام دیتے

(باقہ صفحہ ۲۷۰ پر)

حدیث، دیوبندی اور بریلوی ہر کتب فکر کے مسلمان تماز ادا کرتے تھے، رمضان المبارک میں یہ مسئلہ برطانیہ خاص طور پر لندن کی مساجد میں سب ایک بھی بنائی گئی ہے،

بہت سی مساجد میں مسلمانوں کی رفاقت اور سماجی سے بڑا مسئلہ کارپارکنگ کا ہوتا ہے، تمازیوں کے کرے، اختلاف کا تقہی اس طرح کیا جائیا کہ پہلے دس دن بریلوی امام تماز پڑھائے، پھر دس دن خدمات بھی انجام دیتی ہیں، برطانیہ کی مساجد میں عام طور پر شینڈارس و مکاپب کا اہتمام کرتی ہیں جہاں

مسجدیں تو اللہ کی ہیں اور اللہ کا کلمہ بلند کرنے مغرب کی تماز کے بعد اسکوں جانے والے پنج دنی کے لئے ہی بنائی گئی ہیں اور اس کی خشنودی حاصل پڑھائی، جب دیوبندی امام کے تماز پڑھانے کی تعلیم حاصل کرتے ہیں، سندھے اسلامی اسکوں بھی

ان مسجدوں میں چلتے ہیں۔ اس طرح کی مساجد نوبت آئی تو بریلوی حضرات نے اس امام کو تماز نہ دیا، مصلی سے بھیجا لیا، اس پر تازع پڑھانے نہ دیا، مصلی سے بھی نہیں اور مسلکی لائن پر منظم برطانیہ کی مساجد عالمگیری سرگرمیوں کا مرکز ہیں، وال سال کی مسجد عالمگیری

ہے جو عبادت کے علاوہ تعلیم و تربیت اور دعویٰ ہے، مسجدیں دیوبندی مساجد عالمگیری ہیں۔ یہ مساجد، دیوبندی، بریلوی اہل حدیث اور

سماجی، تعلیم و تقدیم کا مرکز ہے، اس کا انتظام دیگر مکاپب فکر کی تمازندہ بن گئی ہیں۔ وینی رہائیہاں تک کہ عید کی تماز ادا کرنے کی بھی اجازت جماعت اسلامی پاکستان کے افراد کرتے ہیں۔ اس

جو بیان ان مسجدوں سے مل سکتا تھا وہ مساجد میں ہیں۔ اس طرح کی مذہبی شرپسندی نے مسلمانوں کو بہت رسوایا اور اسلام کی نہایت ہی تھیج تصویر کشی کی۔ آج کل اس طرح کے جھلکے کم میں کیوں کہ ہر کتب فکر کے لوگ اپنی مساجد میں، بھج کے بالائی حصہ میں ایک ہال ان کے لئے سماجی خاص طور پر خواتین کے قائمی پروگرام ہوتے ہیں، ایشیائی مسلمانوں نے مسلکی تحصیل اور مذہبی مخفی کردیا گیا ہے۔ اسی طرح بریگم کی جامع مسجد کر لیا ہے، اس طرح بریگم کی جامع مسجد بیانہ ہے، ہمارے ہیں اور اسکا ہوتا ہے، ”بیان کی اسلام میں کلکھا ہوتا ہے،“ تاہم اللہ کی مساجدوں کو انسانی گروہ بندیوں کا طریقہ تقریر کرنا، پہنچلت یا خبر تقدیم کرنا، اعلان نشانہ بنا افسوس ناک عمل ہے۔

یہ۔ برطانیہ کے مسلمانوں نے مسجد کو عبادت گاہ کے ساتھ ”اسلام بینز“ کی حکل دے دی ہے، جو نہ صرف مسلمانوں کی مذہبی تہذیبی ضرورتوں کو پورا ہے یا پارک میں۔ قابل ذکر باتیں ہیں کہ عید کی تماز کے مسلمان ایسی مساجد میں تماز ادا کرنے کے بھی کئی دن ادا ہوتی ہے، بندوستانی اپنے لحاظے بجائے گھر میں تماز بآجاعت کے لئے جاتے ہیں تو کرتا ہے۔

برطانیہ کی مساجد کی ایک خوبی یہ ہے کہ بڑی کشادگی ذہن اور سکون قلب کی جگہ گھٹن محسوس کرتے ہیں۔ مسجدوں کا ابتدی مقامی گھروں سے ہوتا ہے۔ مسجد کے ساتھ ”اسلام بینز“ کی حکل دے دی ہے، جو

کے آس پاس مسلم گھروں میں ریٹی یورزی کوئنی ہوتی ہے اس کے مقابلہ مذاہلہ خطبہ، علماء کے مواعظ، ہفتہ تکلیف وہ صورت حال کو اس طرح بیان کیا ہے۔

ہے اس کے ذریعہ جمعہ کا خطبہ، علماء کے مواعظ، ہفتہ خبر ہے یہ عجیب سی اسی شہر میں عید کی داری مجلس، درس قرآن اور درس حدیث کے جو بھی ہیں، بہت پہلے بریگم کی مرکزی مسجد میں رمضان اک تماز کل ہوتی اک تماز آج ہے پروگرام مسجد میں ہوتے ہیں وہ گھروں میں بھی سے البارک میں جو جھلکا ہوا اس نے برطانیہ کے جا سکتے ہیں، خواتین، پنج اور اہل خانہ اس سے مسلمانوں کا سرشم سے جھکا دیا، اس مسجد میں اہل

ہندوستان میں کتب حدیث کا اردو ترجمہ

[تاریخ، محکمات]

سلمان نسیم ندوی

الرجل، فقال رسول الله ﷺ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْعَذُكَ مِنْ كُلِّ حَمْدٍ دَوَبَرْتَهُ عَنِّي» (رواية أحمد والبادور) (مولانا بدرالعلم میر شفیٰ کا ترجمہ ہے): ”یہ کہہ کرو وہ پشت پھیر کر چل دیا، آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: نبی یعقوب پیغمبر کا میاں ہو گیا۔“

آخوند جو کا ترجمہ توجہ کا مستحق ہے، ”مرتبین“

کا ترجمہ ”دوبارہ“ کسی طرح درست نہیں ہے، مولانا

کی جلالات شان کے پیش نظر یہ ترجمہ ان کے قلم سے

باعث استجابة ہے، اسی طرح ”الروی‌جل“

کا ترجمہ مولانا نے عام عربی قاعدة یعنی تفسیر برائے

تفسیر کو سامنے رکھ کر کیا ہے، اور تشریح میں اپنے اس

غلط ترجمہ کو صحیح ثابت کرنے کے لئے ایسی توجیہ کی جو

مطابق حدیث سے واقعیت ہو، روح حدیث اور

مطابق حدیث کے ترجمہ پڑا ہے اور مولانا کے تصریحات سے

تعییم قرآن کی گذارش کی، حضور نے ان کو سورہ

پیش کی جاتی ہے۔

اسامِ حسنی کے سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے

یوسف، حود، یوسف، ابراہیم اور جمیرہ میں کا حکم فرمایا،

انہوں نے کبرنی کا عذر کیا تو آپ نے ان کو سورہ

ایک حدیث لقیٰ ہے: ”قال رسول الله ﷺ: اَنَّ لِلَّهِ تَسْعَا

غافر، فصلت، شوریٰ، زخرف، دخان، جاشیہ اور

وتسعین اسماءً مائة الا واحدۃ، من

احصاها دخل الجنة“ (رواہ البخاری

عذر کیا اور کہا:

”اقرأني سورة جامعة فأقرأه رسول

الله ﷺ: مَنْ أَحْصَاهَا كَالْفَلَقُ إِذَا لَزَلتُ الْأَرْضَ حَتَّى فَرَغَ

مِنْهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعْدَكَ بِالْحَقِّ

عَذْهَا سَكِينٌ فِي السَّمَاوَاتِ، مَنْ أَنْدَلَ عَنْ أَنْدَلَةِ

مُولَّاتِكَ، كُوْشَرٌ مِّنْ كُوْشَرٍ، كَوْسَرٌ مِّنْ كَوْسَرٍ

مِنْ حَفْظَهَا كَالْفَلَقَ مِنْ حَفْظِ رواياتِ مِنْ

بَحْجَهِ كَوْتَوْنِيَّهِ، كَالْحَمْزَهِ كَالْحَمْزَهِ

أَوْ رَوَایَاتِ پِرْ نَظَرِهِ فَأَنَدَلَهَا حَمَّاهَتَهُ، مَنْ

مِنْ سُورَةِ اَذَالِزْلَتِ اَذَالِزْلَتِ، پِرْ حَادِيِّهِ، بِهَا تَكَلَّدَ كَأَبَ

احصاها“ کا ترجمہ ”جس نے اس کو شماری کیا“ کے

اَفْلَحِ الرَّوْيِّجَلِ: عَلَى تَصْفِيرِ التَّعْظِيمِ لِبَعْدِ

غُورِهِ وَقُوَّةِ اَدَرَاكَهِ، وَالرَّوْيِّجَلِ تَصْفِيرِ

شَادِ، لَأَنَّ الْقِيَاسَ رِجَيلِ“ (شرح

اطیبی ۲۶۹) یہی رائے دیگر شارحین حدیث کی

دینے کی وجہ بھی بیان کر دی ہے۔ (دیکھنے معارف

اس کے بعد اوپر کا بیان ہے ”لِمْ اَدْبُرَ

بھی ہے، ملاحظہ ہو، ”مرقاۃ المفاتیح“ ۳۲۹/۳، ”اور“ واصطلاحات اور محاورات پر بھی تھے۔ 『قالوا رکھ کر کے جاتے ہیں، وہ ترجمہ اپنے اسلوب اور افاظ مرعاۃ المفاتیح۔ ۷/۲۵۷۔“

بعذہ فرعون..... کا ترجمہ انہوں نے ”فرعون“ کا اقبال سے کیا ہے۔ فرعون کا مکالمہ جن واصطلاحات میں اس طبقہ کا ترجمہ ہوتا ہے۔

”منظہر حق“ جدید ہے میں اس کا ترجمہ یوں درج ہے: ”آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص نے مرادِ حاصل لوگوں سے ہوا اور فرعون کا جو جاہ و جلال تھا اگر اس پر غور کیا جائے اور ترجمہ دیکھا جائے تو طبیعت میں دار زبان میں تبدیلی اور تغیر، خصوصاً اردو زبان اپنی ابتدائی سے لکھا جائے تک ترقی کی منزلیں طے کر تی رہی شارحین حدیث نے جو مفہوم لیا ہے، احادیث میں اس کے نظائر بھی موجود ہیں، کتاب الدعویٰات کا ترجمہ ہوئیں سکتا تھا، ایک آیت ہے ۶۷ فلما میں ایک روایت نقل کی جاتی ہے جس میں حضور ﷺ توفیتی کنت انت الرقیب علیهم ایک زمانہ میں انتہائی مغیب اور کار آمد تھے لیکن اب اس کا کسی کا سمجھ لیتا ہفت اقویم ملے کرنا ہے، حدیث اس عترت عمر سے ان کے عمرہ کے لئے جانے کے ارادہ پر ان سے فرمایا تھا: ”اشر کسا یا اخی فی حضرت عیسیٰ سے متعلق عقیدہ کی بنیاد ہے، شاہِ رفیع دعا لک“ (اے میرے چھوٹے بھائی اپنی الدین دہلوی اور شاہ عبدالقادر دہلوی کے زمانہ میں دعائیں ہیں بھی شریک کر لینا). یہ فرقہ موجود بھیں تھا، ان دونوں نے بالترتیب یہ لکھا جاسکتا ہے۔

مولانا عبدالرؤف زبان میں واضح تبدیلی سے ترجمہ میں تبدیلی کی دعوت دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

”ترجمہ کیا ہے“ ”جب تو نے مجھے بخش کر لیا“ اور ”جب تصغیر و هو تصغیر تلطف و تعطف

تو نے مجھے بھر لیا“ اس ترجمہ سے یہ تجوہ تو ہرگز نہیں ارادہ جو ابتدائی عحد سے اپنا قابل بدلی

لکھا کریے جھرات رفع عصیٰ کے قائل نہیں تھے، البتہ لاحق، ویسوی بلطف التکبیر“ (۳۲۵)

ایک کتاب کے کنسی ترجمہ کے اسباب

اے ہر تصنیف مصنف کا آئینہ، اور ماحول کا ترجمہ ہے اس کے مخفی اس کے مخفی

دوسرے مفہوم کی ترجیحی اس وضاحت سے کردی ہے کہ پہلا مناسب کلر کلکی ہے تو گوئے بغیر آپ نے

تصورِ بھکان کی تحریروں کی بنیاد پر بناؤالی ہے۔

لعلی آپی قدمات اور طرز ادا کی کہنگی کی بنا پر نظر ترجمہ بھکی ایک تصنیف ہے، ایک کتاب کے سکتائی ماحول میں سراہی اس فہاد کے روکے محکم کا اثر ہے۔ (اس طرح کی وجہ بھکی باہم کی

اوہر سے زائد بھی ترجیح ہے، جو بھی باہم کی ممائیت کا امکان نہیں، جزئیات کا انکار نہیں، اس کی جا سکتی ہیں)

ایسی طرح مترجم جس فکری طریق اور ذوق لکھن اس ڈیڑھ سورس کے عرصہ میں وہ بہت کچھ

بندوستان میں تقریباً ۲۵۰ تراجم ہو چکے ہیں لیکن ہر بدل گئی ہے، اور اب کہ اس زبان کا دور بلوغ شروع

ایک کے رنگ دیوار سے جدائیں، مولانا عبد استدال اس کے زدیک راجح ہوتا ہے اس کا بھی

اقدار دہلوی نے جس زمانہ میں ترجمہ کیا اور جس ہو گئی کیونکہ موجودہ نسل لفظی ترجموں کی پابندی اور

متحول (دلی) میں ترجمہ لکھا وہ دربار اور سلطنت کے طرزیاں کی تجیدی کی بالکل عادی نہیں رہی، اب

ادا گئی مفہوم اور سلاست زبان کو بینایی تصور جا و جلال سے قربت رکھتا تھا جس کے اثرات الفاظ محسوس کیا جاسکتا ہے۔

چکی پیدائش کے پہلے دن سے ماتحتیں دن تک ان کا نام
رکھنا پچھے کا اہم حق قرار دیا گیا ہے چنانچہ بنتی میں حضرت
عبداللہ بن عباس سے روایت موجود ہے کہ "آپ نے
فرسیا کے باپ پر پچھا کیا یعنی حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے
اور حسن ادب سکھائے۔" (بیانی)

☆ اولاد کا درستہ اہم حق یہ ہے کہ اس باپ اولاد
کی زندگی کی جملہ اولاد کی نشوونما کی ترقی کے بعد
ذرائع حسب استطاعت اختیار کریں، اور جب تک وہ
خود سے کھانے پینے کے قابل نہ ہو جائے، اس وقت
تک اس کی پوری دیکھ بھال کریں، اور بالآخر (خود غلیل)
ہوتے ہیں اس کے ساتھ موجود ہے، اخترض یہ کہ کتاب وہت
ترجع: اے ایمان اولاد اپنے آپ کو ادا پئے الی
اور آثار اقوال کی روشنی میں، اس باپ اور اہل پر ان کی
ترجع: اے ایمان اولاد اپنے آپ کو ادا پئے الی
وہیں کو (جہنم کی) اس آگ سے بچاؤ، جس کا ایجاد ہے
یقہرہ / ۲۳۳ میں تمہارت اہتمام وہ کید کے ساتھ یہاں
ہوئے ہیں، اس آہت میں اللہ تعالیٰ نے پچھے کو دو دعوے
پلانے کا حق ہام حالات میں اس پر عائد کیا ہے اور بعض
حقوق العباد کی ثہرست میں اس باپ کے حقوق یہ
کے بعد، اہم ترین حق اولاد کا ہے، قرآن مجید میں اولاد
محضیں حالات میں باپ پر دو دعوے پلانے
اور دیگر سارے خرچ کا بازدار ہے، دو دعوے پلانے پر
احفاف ۱۵، سورہ طہ ۱۳۲، اور سورہ تحریر ۲۶ میں تمہارت ہی
اور چند قوتوں کے لیے مفہیم ہے یعنی قرآن مجید کا فرمان
ہے اور قدیم وجدیہ داکٹروں کی سیکی رائے ہے، چنانچہ
مولانا نوری بادیتی نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ "رضاعت،
وادغی" کہہ کر اس کی شہادت یہاں کی ہے، پیدائش کے
ولاد کے حقوق کا بیان تمہارت ہی بلطف و موت احادیث میں
بعد مارڈانی کی جاہلیت کی شدید نہادت کے اس فعل
کیا گیا ہے، علامہ سید سلیمان ندویؒ نے اس آیت کریمہ
پر تکفیر مانتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ: "قرآن پاک نے
ایک فخر سے مختصر فقرہ میں جو صرف چار لفظوں سے
مرکب ہے اس کو یا جامن طریقہ سے ادا کر دیا ہے
نیز دو دعوے پلانے میں باعث برکت اور ذریحہ
و سعادت کا دلیل بتایا ہے، اولاد کی پیدائش پر جو خوشی
کے مطابق چاندی صدقہ کرنے کی ترغیب دی
ہے (ترمذی) اور اللہ کی اس نعمت پر مکاران پر تکفیر اقتداء
کے لیے تقدیق کرنے کا احتساب حکم آپ نے دیا ہے (بخاری
محدث احمد بن حنبل کی ترجیح) کا پار
اویلان بن عاصم ریاض آپ نے پچھے کے کافیوں میں
ازان واقامت کیے جانے کی توجیہ فرمائی ہے۔ (ترمذی)،
اذان واقامت کیے جانے کی توجیہ فرمائی ہے۔ (سیرت النبی / ۱۲۰)

اولاد کے حقوق

خلاف فعل ندوی

کیا جاتا ہے اس لئے اس شرح سے اس درجہ کا درحقیقت "مشکوہ المصالح" کی ترجیحی ہے،
استفادہ مکن جس رہا جا بے ایک صدی قبل عیکن
اس طرح "مشرق الانوار" اور "تحفة
الاحیاء" کا نام ذہن سے لٹکتا گی اور اس کی جگہ
تحفہ روز بروز زبان کی قدامت اس شرح کی افادیت
مکملہ المصالح اور "ظاهر حق" نے لے لی۔
ترجمہ کا محرك خالص ویتی و دعویٰ ہو۔

۲۔ پچھے ہم ہندوستان میں زبان کے مختلف
راہل کا ذکر کر آتے ہیں، ایک زمانہ میں یہاں عربی
اور مترجم کا اخلاص ہے، اسی اخلاقی نے بہت سے کم
علم رکھنے والوں کی کاوشوں کو زیادہ علم رکھنے والوں
کے مقابلہ میں زندہ جاویدہ بنا دیا ہے۔

☆☆☆☆☆

دعائے مغفرت

☆ مولانا قاری سید محمد ہمان منصور پوری کی
اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ علمی کتابوں کو بھی
اہم ترین حق اولاد کی ترجیح دیا جائے اور مترجم
اردو میں خلخل کرنا چاہئے تاکہ اہل علم اس سے مستفید
و مقبول یادوسرے لفظوں میں رواج یاد مراجح حاصل
والدہ ماجدہ ۲۲ ماکتوبر ۱۹۰۹ء کو دارالعلوم دیوبند میں
وقات پا گئیں۔ اور احاطہ دارالعلوم میں اکابرین
دیوبند کے جو اسی میں محفوظ ہوئیں، رحمہما اللہ
رحمۃ واسعة۔

☆ مراد آباد کے جناب متصور صاحب شیخی کی
والدہ صاحبہ اور پھر اکلوتے فریضہ نے انتقال کیا۔
☆ مدرسہ دارالعلوم رائے بریلی کے استاد مولانا
محمد حسن ندوی کی والدہ صاحبہ بھی رحلت فرمائیں۔

☆ مولانا بابال احمد خاں ندوی (امام حادثہ
لکھنؤ) کے دادا جناب عبدالرحمن صاحب کا
چھ سال میں اس کے پدرہ ایڈیشن طبع ہوئے،
پھر ہندوستانی علماء باہر گئے استفادہ کیا اور ایک بار
آئے، اس کے تین ایڈیشن مفترعام پر آئے
اویلان بن عاصم ریاض آپ نے اسی لئے

کہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اور ولی اللہ کتب فکر
چھی سویں ریاض، چنانچہ اسی کے ترجیح سے کوئی
کافی ارادتے حدیث کے اس جمیع کے ساتھ حصوصی
وچھی سویں ریاض، چنانچہ ان ترجیحوں سے دوچھی بھی کم
افتقاء بردا، مدارس کے نصاب میں اس کو داخل کیا
گیا، اس جمیع کی سبقت کی مجموعے اور اس کے
دقیق سائل اور مباحثت سے جیسی بلکہ فضائل، آداب
اور طرز معاشرت سے ہے ان کے ترجیح سے باقی اور

علماء نے بھی حدیث پر کوئی مفید اور مقبول کام کیا
متدابول رہے، ان میں سرفہرست "رسالہ
الصالحین" "الستہات" "السائل" اور اسی
مولانا محمد منظور نعمانی کی رائے یہاں تک ہے کہ شاہ
طرح کے دوسرے ان جمیع کے ترجیح ہیں جن
ولی اللہ دہلوی کی شہرہ آفاق تصنیف "جیہۃ الشابالغہ" میں نہ کوہہ بالا امور کی رعایت کی گئی ہے۔

۲۲

سوائن قلو۔ ایک عالمی وبا

عبداللطیف اثری

والوں کے اندر یہ مریض موجود ہے اور شروع ہونے کے بعد تیزی سے اس میں تبدیلی آتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ مرش شدید نمونیہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

خزر کا گوشت کھاتے سے ایک ایسی بیماری بھی پیدا ہو جاتی ہے جس سے معدہ سے آزاد تکمیلی

سوائن قلو ہے مریض کے بجائے قبر الہی ثابت ہو سکتا ہے اس لئے ایسے مریضوں کی حکم روزاب خداوندی کہنا زیادہ موزوں ہے ملکیت اور گرانی کی ضرورت ہے۔ ملکیت کے شہر لکھن میں امریکہ سے ہوتا ہوا بہمن وستان میں بھی پہنچ گیا سوائن قلو سے متعلق دور و زمان فرانس میں برطانیہ کے ساتھ پہلوں میں منتقل ہو گا جاتے ہیں اور پھر ہر یہ مہلک امریقہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اسی طرح پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ کیڑے معدہ سے خون کے ساتھ پہلوں کے اسکول کے کمی پہنچے اور ان کے سروپتوں کے اس مریض سے حاضر ہونے کی اندمازے کے مطابق موسیٰ سرمایہ کے احتیاط پر برطانیہ میں روزانہ ایک لاکھ لوگ سوائن قلو میں جتنا ہو رہے ہے کہ پوری دنیا حرثت زدہ ہے اور اس پر کنشروں کی اب تک کوئی صورت نظر نہیں آرہی ہے۔ عالمی ادارہ سلامی سائنس ہیئت سے بھی زیادہ ہوتی ہے اس کی چار چوٹے والی چوچیں اور ایک گردان ہوتی ہے جس سے مزید چوچیں دار کریں۔ وجود میں آتے ہیں جن کی تعداد ہزار سوکھ پہنچ جاتی ہے یہ کہرے ہر بار ترار اñٹے دیتے ہیں انہوں سے موت کھانا کھانے کی صورت میں TAENIA SOLIUM کی تیاری پیدا ہو جاتی ہے۔ ایڈے دوران خون کے اس مریض کے پھیلنے کا سب سے اہم سبب خزر کا گوشت اور اس کے دوسرے اجزاء کا استعمال کرنے کے ہر ایک کیس کو درج فہرست کیا جائے۔

یہ مریض دنیا کے ایک سوم ممالک میں پہنچ گیا ہے۔ اور یہ دنیا میں اقیٰ تیزی سے پھیل گیا اسے متاثر ہیں۔ اس لئے سوائن قلو کو اچھوں این ون آنکھ میں پہنچ گئے تو انہیں پیدا ہو جائے گا۔ دماغ تک پہنچ گئے تو دماغی تو ازن بگز جائے گا۔ دل تک پہنچتے پر دل کے دورے پر کئے جیں اور بارٹ ایک کا باعث بن سکتا ہے، مگر میں داخل ہو گئے تو جگہ کا استیا اس ہو جائے گا غریبکر اس طرح سارے جسم کا کام رہ جائے گا۔ خزر کا گوشت بینے والوں کا یہ پروپرینہ کہ اگر خزر کے گوشت کو تیز آنچ یعنی ۷۵٪ ڈگری پکایا گی کہنا ہے کہ سوائن قلو حاملہ خواتین اور ایسے لوگ ہیں۔ خزر پالنے والوں اور ان سے خلامار کئے

وسلم) میں بھی بچوں کے حق میں دعاۓ خیر کرنے والے مون (باب) کی بیوی تفرض قرار دیا ہے چنانچہ حضرت ابو عبیدہ سے ایک بھی حدیث مردی ہے کہ میں آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے ساکھ جو اپنے الہی پر خرج کرتا ہے تو اس کا یہ عمل مکانی میں حاصل باعث ہے (صتح ابن القیم کیش) تیز حضرات فتحیہ نے

اواد کا سب سے اہم ترین حق اخلاقی تربیت، دینی تعلیم اور حکماء میں شامل ہے، اسلام نے اس حقوق کی ذمہ داری مگر کے سر برادر اہل باب، نادا اور وحیم کے احکام کی تعلیم دے اور اس پر عمل کرنے کے لیے دعاۓ خوب خوب انتہاء کرنے کے لیے

توچ دلائی ہے، بچوں کو تعلیم و تربیت اور حسن اخلاق دکار دینا ادا خخت میں کامیابی کے حاصل ہیں چنانچہ

اواد (ایک لیکار) شادی کے قابل ہو جائیں تو ان کی کیوں کو دعاء کی طرح ان کے حق میں بد دعاۓ بھی قول

ہوتی ہے، آپ کا ارشاد عالی ہے کہ "اپنی اواد کو بد دعاۓ فریضہ ہے، اس سلسلہ میں بڑی توجہ دلائی ہے اور آپ نے ایک

حق پر ارشاد فرمایا کہ "... باب کا اپنے بچہ کو کوئی ادب سکھانے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ "پھر جب اواد سن ملوع

ہے..." (ترمذی) ایک ذمہ داری تیزی سے اپنے آپ نے ارشاد فرمایا کہ "... اپنے بچوں کو شریف بنا کو اور ان کو حسن عورتی پہنچ جانے پر بھی (آپنی غفلت) اور بے پرواہ ادب سکھا۔" (رقیب ۲۷۳)

اور آپ نے تعلیم کے سلسلہ میں فرمایا ہے کہ کوئی باب کی شادی کا بندوبست نہیں کیا اور وہ اس کی وجہ سے جنم آیا اس سے بہتر کوئی علی نہیں دے سکتا کہ

وہ اس کو اچھی تعلیم دے۔" (ترمذی) آپ حدیث میں آپ نے فرمایا کہ "... اپنی اواد کی زبان لکھ طبیہ پر کھلو۔" (کنز العمال ۲/۳۳۱)

ایک اور حدیث میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ "... جو اپنے بچوں کی شادی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندہ کی دینی تعلیم میں کوئی کوئی ایسا شکار نہیں ان کے لیے کوئی موجہ ہے کہ آپ نے حضرت امامہ بنت جزر و رضی اس کے اگلے پھیلنے میں شاہراں کو معاف فرمادیں گے۔" (کنج الاصطبل برلن ۱/۱۹۳۵)

تیز آپ نے مکہداشت کے سلسلہ میں فرمایا کہ "... تم سب (ایپنی اپنی جگہ پر) ذمہ دار ہو جو شہر اپنے

گھر کا تھیاں ذمہ دار ہے، اس کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا اور بھی اپنے شوہر کے ملک کامیابی و کامرانی کے لیے اللہ تعالیٰ دیوار ہے اس سے اس کے متعلق پوچھ ہو گی" (بخاری

سے دعاۓ بھی کریں، چنانچہ قرآن کریم نے سورہ فرقان

الحادی و معابر القرآن)



تر نظیہ (دوسرا ممالک سے آنے والے لوگوں کو تسلی دینے کے لئے اتفاق کیا ہے کہ اگر عالمی ادارہ صحت نے سوانح نہیں ہو سکی ہے محض مریضوں کو تسلی دینے کے لئے احتیاطاً الگ رکھنا) کے نظام کو فائدہ کر دیا ہے۔

فلو کو دباقرار دے دیا تو واپسی پر زائرین کو اپنی وائزی دوایاں وی جاری ہیں۔ لیکن کسی کو یہ قرآنیہ (جہاں دفعہ امراض و بیان کے لئے نصیر ایجاد کیا ہے) معلوم ہیں ہے کہ موجودہ دفعہ انتہیزادہ انسین اس مرض کے خاتمہ کے لئے مفید ثابت ہوں گی ہے۔ نصیر ایجاد کیا ہے جس میں مصر نے حج اور عمرہ کے دوران مکمل طور پر سوانح فلو کے پھیلنے کے خدشہ کا اعلیٰ کرتے ہوئے کہا تھا کہ حج اور عمرہ سے واپسی پر ہزاروں مصری زائرین کو قرآنیہ میں نصیر ایجاد کی اقدامات سے لوگوں کے مذہبی فرائض کی ادائیگی کی حوصلہ ٹکنی کے متراffد ہو گا۔

ابھی تک اس مرض کی کوئی مخصوص دوستیار مانے آیا ہے۔ کچھ مذہبی علماء نے مصر کے اس فیصلے سے اتفاقی نظام انسانی جسم میں موجود ہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

(بیتہ صفحہ ۱۹۱ کا)

برش حکومت نے مساجد و رنگ گروپ کی سفارشات کی روشنی میں اب تک تین اقدامات کے: اور اس کی اعلیٰ سلطنتی جامع ہوئی چاہئے کہ یہ حمل کس حد تک میں الاوقای ضالیلوں کے مطابق تھا۔ مساجد سے متعلق ورنگ گروپ کمٹی نے جو پورٹ پیش کی اس کا خلاصہ یہ ہے:

(الف) مسجد اور امام مشاورتی بورڈ کی تکمیل کی منظوری دے دی جس کا نام MINAB (مسجد اور امام نیشنل ایڈوائزری بورڈ) ہے۔ اس بورڈ کا خاکہ اور دستور مربوط ہو چکا ہے اور جلد ہی اس کے نافذ ہونے کی توقع ہے۔

(ب) عیسائی ٹپلش (پادریوں) کی تربیت کی طرح مسجد کے اماموں کی تربیت کے لئے امام جلسی پروگرام کی منظوری دی۔

(ج) بورڈ کی تکمیل اور مذکورہ پروگراموں کے لئے ۹۷ میلین پورٹ مختص کردے۔

(۱) حکومت مسجدوں، مدرسوں اور اسلامی تعلق مسجدوں اور اماموں کے سلسلہ میں رپورٹ کی سفترس کی ترقی کے لئے نیشنل ریسورس یونٹ قائم تیاری سے وابستہ تھا جس کا نام دیا گیا تھا:

(۲) حکومت مسجدوں کے مدمرکن کی رہنمائی اور کرے جوان اداووں کے مدمرکن کی رہنمائی اور تربیت کے لئے پروگرام بنائے۔

(۳) مسجدوں کے اماموں اور نظمیں کی تعلیم اماموں کی تربیت کے حوالہ سے خوش آئند فضائل صلاحیتوں کو برہانے کے لئے پیشہ درانہ ترقی کے پروگراموں کی شروعات کی جائے، دینیات کی تبدیلی اور مسلمانوں کے مابین مصادر کی حیثیت سے تینگ کے لئے صرف مسلم علماء اور اسکارس کو مدد و کمکیں حکومت اس کے ذریعہ مساجد و داروں کی خود تحریری کو تاثر نہ کر دے۔ مسلمانوں اور برش حکومت کو پیش کر دیں کہ ایک طبقیہ کی مسجدوں، مدرسوں، اسلامی سفترس اور ان کے اماموں کے لئے اشاعتی سلسلہ شروع کیا جائے جو مفید اور تحریری کاموں کو نہیاں کرے، وغیرہ۔

سورہ بقرہ آیت نمبر ۳۷ء، سورہ مائدہ آیت اسکول، کانچ بند کر دیے گئے ہیں۔ امریکہ کے صدر غیرہ، سورہ جمل آیت نمبر ۵۱ء میں بخیر کے گوشت پارک اور بامانے اس کے داروں کے خلاف اقدامات کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ کس کے بعد بھی اس کے جراثیم مرے نہیں ہیں۔ سور کے اندر چبی بہت زیادہ ہوتی ہے جو ہر ہاں کے بیویوں میں جنم جاتی ہے جس سے اور یہ چبی خون کی نالیوں میں جنم جاتی ہے جس سے بخار چھتا ہے، بھوک کی کی ہو جاتی ہے۔ بلغم اور اپنے شہر یوں سے اس نکل کا سفر نہ کرنے کی پیدا ہو جاتا ہے۔ سر اور جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ ابیل جاری کی ہے۔

ارجنٹائن کی وزارت صحت نے لوگوں کو ہدایت دی تھی کہ وہ قانون ساز اسمبلی کے ایکشن میں مرض کے اندھستی آجائی ہے۔ کھانی کی ٹکاٹ والا سب سے زیادہ بے شرم جانور ہے۔ اسی لئے ہو جاتی ہے۔ بار بار چھینک آتی ہے ناک بینے لگتی ہے گل میں خراش ہو جاتی ہے۔ بھی بھی قے اور رکھ کر قطار میں کھڑے ہوں۔

ہندوستان نے بھی باہر سے آنے والے یا جانش شروع کر دی ہے۔

یا جوں کی جامع شروع کر دی ہے۔

نظام بے کار ہو جاتا ہے اور یہ مرض نمونی کی شکل بی۔ بی۔ سی کے بیان کے مطابق سوانح فلو اختیار کر لیتا ہے اور مرض نمونی کی شکل کے پھیلاؤ کے خدشے کے پیش نظر سعودی حکام نے دیتا ہے۔ یہ مرض ایسے لوگوں کو زیادہ شانہ بناتا ہے جن کی عمر پچاس کے آس پاس یا اس سے زیادہ ہو پہنچوں کو بدایت کی ہے کہ وہ رواں سال میں حج و عمرہ کی ادائیگی سے اجتناب کریں۔ اور حج و عمرہ کی علاج و بجلو اور احتیاطی قدایبیں میں ہے۔

علیٰ طاعیم بطعمہ إلا أَن يُكْرِنَ مِنْهُ أَوْ دَمًا سوانح فلو سے بچنے کے لئے دستہ، منج اور تَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ حِنْزِيرٍ فِلَانَهُ رَحْنَ أَوْ فِسْقًا تاک پر ماسک، آنکھوں پر چشمہ اور گاون و بوٹ کا استعمال کریں۔ جھیکتے یا کھانتے وقت کی روایات این و داروں کی ویسٹنیشن کروائیں۔

فَإِنْ رَبِّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (الانعام: ۱۴۶)

(آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ حکام بذریعہ وی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا۔ کسی کمانے والے کے لئے جو اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ مداروں یا خراک میں شامل کریں۔

فَإِنْ رَبِّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (الانعام: ۱۴۶)

فُوراً ضائع کر دیں۔ اپنے ہاتھوں کو باقاعدہ کسی اچھے کے لئے اپنے طور پر کچھ حفاظتی انتظام بھی کیا جائے۔ چنانچہ سعودی عرب کے وزیر صحت ڈاکٹر عبد العالی الشنے ایک اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عالمی ادارہ صحت کے ذمہ داران حج خواروں کا بہتاخون ہو، یا خزیر کا گوشت ہو کیوں کہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لئے ہامد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص بے اس قدر خوفزدہ ہیں کہ دوسرا ممالک سے آئے جانے والے حفاظتی انتظامات سے مطمئن تاب ہو جائے پس طیکن تو طالب لذت ہو اور تجاوز و اسافر و مسافر کی باقاعدہ اسکنڈن شروع کر دیں اپنے ہاتھوں نے کہا کہ سعودی عرب دنیا کا وہ واحد کرنے والا ہو تو اسی آپ کا رب غفور رحیم ہے۔

سوال و جواب

مفتی محمد ظفر عالم ندوی

جواب: غیر مسلم قربانی کے چانور کی کھال کی قیمت دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ کھال فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت صدقہ کردہ نہادا جب ہے، اور غیر مسلم صدقہ واجبہ کا سمجھ نہیں ہے۔ (ہندیہ/۵/۳۰۱)

سوال: رات میں قربانی کرنا کیسے ہے؟

جواب: رات میں قربانی کیجاۓ، ماں اگر روشنی کا اس قدر معمول دن میں قربانی کیجاۓ، ماں اگر روشنی کیجاۓ کے

لکھا ہے کہ قربانی صاحب نصاب پر واجب ہے۔ (ہندیہ/۲/۲۲)

سوال: قربانی ان مسلمائوں پر واجب ہے جن کے پاس اپنی بنیادی ضروریات کے علاوہ کوئی بھی سامان یافتہ ہے۔

جواب: قربانی کرنے والوں کی طرح سے قربانی کرنے کا مدار میں موجود ہو جساز ہے باون تول چاندی کی اتنی مدار میں موجود ہو جساز ہے باون تول چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے۔ (الدرالحق علی رواحہ/۶/۳۵۵)

سوال: نایاب پچھے کے پاس اگر بقدر نصاب مال موجود ہو تو اس پر کبھی قربانی پر واجب ہے؟

جواب: پنج شرعی احکام کے ملکف نہیں ہوتے، اس کے باوجود دوسرے سے قربانی کرنا خلاف اولی ہے،

جواب: پنج شرعی احکام کی طرح قربانی بھی پچھے کے پلے نہیں، البتہ اگر وہ ایسے نایاب پچھے کی طرف سے اپنے مال سے قربانی کر دے تو اس کا جائز ہو جانا ہے۔ (ہندیہ/۲/۲۲)

سوال: قربانی کی جانبی کے لیے کافی ہے۔

جواب: قربانی کا گوشہ غیر مسلم کو دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

سوال: اگر کوئی مسلم بقدر نصاب مال کامال ہو او فقیر مسلم و غیر مسلم کو وہ کیا جاسکتا ہے۔

سوال: اگر کوئی کارہ قربانی کرنے کے لیے مال قدر میں نہ ہو تو وہ قرض لے کر قربانی کرنے ہو تو کیا وہ قرض لے کر قربانی کر سکتا ہے؟

جواب: اگر کسی پر قربانی پر واجب ہو لیکن قربانی کرنے کے لیے مال قدر میں نہ ہو تو وہ قرض لے کر قربانی درمیان تقسم کرتا دامت ہے یا نہیں؟

جواب: بخیر وزن کے قربانی کے گوشہ کو شرکاء کے کر سکتا ہے۔ (رواہ حمارہ/۹/۲۵۲)

سوال: قربانی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ واجب ہے درمیان تقسم کرتا دامت ہے۔ ویقسم لحمها

وزن این الشرکاء لائے موزون... فلا يجوز یا نہ است؟

جواب: تھیم اور الدار مسلمائوں پر قربانی پر واجب ہے، این بجھیں یہ روایت ملتی ہے: "إن رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم قال: من كان له سمعة ولم يضع فلایقرین مصلانا" (ابن ماجہ/۲۳۲) بوضع

مالدار ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ اس کی قیمت غیر مسلم کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

عالمی خبریں

خبر و نظر

پورے ملک میں رائج ایک اذان کے قانون کو بالحدائق ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے، رائج رہے کہ کچھ عرصہ قبل ترکی کی تمام مساجد میں ایک ہی وقت میں سطھانیت کے ذریعہ ایک ہی اذان کو نشر کیا جانے لائیا تھا، جس کا مقصد پہلے وقت مختلف اذانوں کی آواز سے اثنے والے شور پر تابو پاتا نہیں اذان کے دریافت کو کم کرنا تھا، جو قریباً آدمی کھنڈ پر محظی ہوتا تھا، مگر مختصر سے وقت ہی میں اس پالیسی کو ناکام فرار دے دیا گیا۔

خلیجی ممالک میں چھ ہزار میسائیوں کا ہبلوں اسلام شائع ہونے والا اسرائیلی اخبار "معاريف" نے کیا ہے۔

نیپال کے ذرائع ابلاغ میں شائع کردہ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ ۲۰۰۵ء اور ۲۰۰۶ء کے خر کے مطابق خلیجی ممالک خصوصاً سعودی عرب میں درمیان تین سو چھ اسرائیلوں نے وزارت حقوق و انصاف میں اپنے یہودی مذہب کی تبدیلی کے لیے ملزم نیپالیوں میں دین اسلام تیزی سے مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے، اور ان میں دوسرا خوشیت دیں، اس کا واضح ثبوت حال ہی میں شائع کر دے وہ تعداد ہے جس کے مطابق گذشتہ میں اور اڑاتالیس نے عیسائیت میں داخل ہونے کی خواہش کا انعام کیا، جب کہ صرف تو درخواست چد سالوں میں تقریباً چھ ہزار نیپالی افراد نے ان ملکوں میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا ہے اور وہ ایک راست مذوقن کی اذان سننا پسند ہے اور وہ ایک اذان کو ناپسند کرتے ہیں کیونکہ مذوقن کی اذان میں آواز جگہ اور افلاط کی ادائیگی میں توعیج ہوتا ہے اور یہ یہ مذکورہ میں ایک اذان کی وجہ سے سماں نے مذہب اسلام یا خر پر نیپال کی وزارت خارجہ نے اپنے روکن کی انہماں کر کرتے ہوئے فوری طور پر اپنے غراء کو پابند کیا ہے۔

معاریف اخبار نے وزارت انصاف کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ۲۰۰۸ء میں ایک ہر ڈی تعداد نے وزارت کو تبدیلی مذہب کی درخواست دی ہے، ان کی تفہیم کریں تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ ان کے قبول کریں، اور ان کے اسلام قبول کرنے کے اسباب کی وجہ سے ماجرہ تعداد اور اور ان کی سرگرمیوں کے ختم ہونے کا اندر یہ ہو گیا تھا۔

واسخ رہے کہ ترکی کے علاوہ چند ایک اسلامی ممالک میں بھی ایک اذان کی اعلان کے لیے ملکی رضی شامل ہے یا یہ لوگ کسی خارجی نصرانیت میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا ہے،

اور ۲۰۰۷ء کے صرف چھ ماہ میں تیس یہودیوں نے تبدیلی مذہب کی درخواست پیش کی ہے، ان میں

مرسال سویڈہودی حلقة بگوشہ

اصلام ہوتے ہیں

اسرائیلی وزارت حقوق و انصاف نے واضح پورہ نے اسلام اور پورہ نے عیسائیت میں داخل کیا ہے کہ سالانہ سو یہودی دارہ اسلام میں داخل ہونے کا فیصلہ کا یہ۔

تو رکی میں ایک اذان کا ناکام

فیصلہ

تیزی سے یہودی عوام بالخصوص دیندار طبقہ میں انسان پہلا جاتا ہے، یہ وضاحت عبری زبان میں

۲۸

اور بھروسے کر رہے ہیں اس طرح انسان انسان کا
وئیں ہوتا جاتا ہے، اور بھی انسانوں کا مجنون و مکون
رخصت ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔

مولانا کے لیے میان کے بعد ایک غیر مسلم
وانشور نے اس کو سیناگز بان میں خلی کیا، اور اسلامی
تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت پر زور دیا، اور اس
مک میں مسلمانوں کی خدمات کو اجاگر کیا۔

جلد کو مولانا عبدالستار صاحب قائمی کو بھی
خطاب کرتا تھا مگر وقت کی تجھی کے باعث انہوں نے
اس سے گریز کیا، وہی اصل بھرک اور داعی تھے، جلد
کے اختتام پر مولانا سید ڈے وجہ و اڑہ روان
ہوئے، البتہ راستہ میں مفتی محمد آصف ندوی کے
ہوتا ہے، یہاں کا دعویٰ اور تعلیمی کام منظہم طور پر انجام
طور پر لوگوں نے بھختن کی کوششیں کی اس لئے لوگ
دیجاتا ہے، یہاں کے علماء کی ایک مجلس ہے جو باہمی
غلط فہمیوں کا شکار ہوئے، تھہب برائی نہیں سکھاتا،
ندوی بھٹکی برابر ساتھ رہے، اور وجہ و اڑہ سے
ریلوے ایشن تک سکری صاحب نے اپنے
صاجززادگان اور پتوں کو ساتھ کیا، جو ملکوں
میں اترے اور واپس وجہ و اڑہ ہوئے۔

وزیر اعظم بھٹی میں
آمنہ اپریش کے اضلاع میں وزیر اگرم کا
علاقہ وہ علاقہ ہے جہاں سیاحت و تقدیمات کے
لئے مضبوط نظر آتے ہیں، لیکن ارمناد سے نکلنے کی
کوشش بھی تحری سے جاری ہے، حافظ ابوالکلام
صاحب نصر آبادی تقریباً ۲۲ سال سے اس علاقہ
میں کام کر رہے ہیں، مکران سلام حضرت مولانا
سید ابوالحسن علی ندوی کی سرپرستی میں انہوں نے کام
شروع کیا، اور پھر درس کی دار غسل ڈالی اور حضرت
علی الرحمہ کا تجویر کردہ نام "مدرسہ سراج العلوم" رکھا،
حضرت نے مالی تعاون بھی کیا، اب مدرسہ الطیبات



حیدر آباد، وجہ و اڑہ اور اڑیسہ میں

محمود حسن ندوی

حضرت مولانا مدد ظلہ کا خطاب

ریاست آندھرا کے مشہور شہروں میں ایک شہر
گونور بھی ہے، کاروباری شہر ہے، یہاں بڑا کاروبار
وال مرجح کا ہے، جو یہاں سے پوری دنیا میں سپلائی
میں امن و شان تی کا بہت بڑا ذخیرہ ہے، اسلام کو سچ
ہوتا ہے، یہاں کا دعویٰ اور تعلیمی کام منظہم طور پر انجام
دیا جاتا ہے، یہاں کے علماء کی ایک مجلس ہے جو باہمی
مشوروں اور اتفاق رائے سے کام کرتی ہے اسی مجلس
مذہب اپنے مانتے والوں کو اچھائی سکھاتا ہے،
علماء گونور نے "آل اٹھیا سمعی آف ہومی ایمس
ایڈ آجیکلیس" کے عنوان سے عظیم جلسہ یام
اور دوسروں کی تکلیف کا خالی نہیں رہا، بس ایک
انسانیت کا منعقد کیا، جس میں غیر مسلم نہیں لوگ
جلد بازی کا محال ہے، تقاضی کا عالم ہے، اُن کھلا
ہے، پانی شائع ہو رہا ہے، لوگ گزر رہے ہیں کسی
کو فکر نہیں کہ پانی کو ضائع ہونے سے بچائیں،
بیت دھب کا جذبات اور دلی تاثرات چیز کیا،
کیا لا کھایا جھلکا بھینک دیا، کوئی پھسل کر کرے ہم سے
انسانیت سے معمور آپ کی تعلیمات کو عام
کیا مطلب، کوئی بیمار پڑا ہے تکلیف زدہ ہے، علاج
کرنا، وقت کا سب - بڑا تفاصیل اور ضرورت بتایا،
کی ٹکر کسی نہیں، مزارج پری ٹک کا وقت نہیں، بلکہ
از موای جی پنڈت راما شاستری گرو نے تو اپنی تقریر
الہا اکبر سے ہی شروع کی، ان کی تقریر سے پہلے
مولانا عبداللہ حسنی ندوی نے اللہ اکبر کا مطلب واضح
جائے، آج آدمی کو صرف اپنی ٹکرے، دوسرے کی
کلرنیں، یہ جائزیوں کا طریقہ ہے، جائز کو صرف
کجھ کی دعوت دی تھی، جلسہ کی نظامت مفتی
بدالا بابت نہ کی۔

حضرت مولانا سید عبداللہ حسنی صاحب نے توجہ دلائی تھی
کہ آج ہر چیز کی ٹکرے بگردل بنانے کی تکریں،
انہوں نے کہا قرآن مجید ہے اس کے تعلق سے
مجید ان کام لیا جاتا ہے، لیکن جس کا تعلق قرآن
سے مختصانہ نہیں ہوتا اس کو قرآن گراو ہتا ہے،
ربانی کی تعریف کرتے ہوئے کہا رہا ہے،
جو قرآن کا علم حاصل کر کے اس پر عمل کرے
اور دوسروں کو اس کا علم سکھائے، خیال رہے کہ
یہ جلسہ دستار بندی قرآن مجید کے حفاظت سے
متعلق منعقد ہوا تھا جو بھی مدرسہ نور العلوم سے
فارغ ہوئے ہیں۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مولانا فاروق
صاحب جو کہ حضرت قاری امیر حسن صاحب
دامت برکاتہم کے خلیفہ ہیں لیکن سے اسی
کلومیٹر کے فاصلے پر ایک بڑا تعلیمی ادارہ
چلا رہے ہیں، حضرت مولانا مدد ظلہ اور ان کے
رفقاء یہاں بھی تشریف لے گئے، اور اس
ادارے کو بڑی قدر کی تکاہ سے دیکھا اور اس کے
طلیبہ و اساتذہ کو خطاب بھی فرمایا وہاں بھی لوگ
بڑی عقیدت اور تعلق سے پیش آئے۔

وابسی
یہاں سے روانہ ہو کر اللہ آباد جمعہ کی صبح
کو اتھرے یہاں سے جناب غنی پر خاصی اللہ آبادی
اور مطہر مصلح الدین لکھنؤ سے گاڑی لے کر یوچ
دہشت گردی کی جگہ سینئے کو تیار نہیں اور افغان
مقدس جگ کے لیے مسلمان مزدور لگائے جائیں،
لیکن الحدیث پاچ ہزار لوگوں میں سے ۱۳۰۰۰
کوشاں ہے اور صرف اٹیلی جنیں پر ہر سال
۷۵ رابر ڈالر خرچ کر رہا ہے۔ یہ امریکہ کے دفاعی
اموریکہ کی دہشت گردی اور غورتہ
جس کا دس فیصد ہے۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

بھر ان میں سے ایک ہے ۸۰۰ رابر ڈالر
سے زیادہ کی سرکاری امداد کے باوجود مالیاتی بھر ان
پر قابو نہیں پایا جاسکا اور دیوالی ہونے والے بیکوں کی
تھمہ دہلی بار آیا ہے، اور یہ فصلہ ووچکا ہے کہ وزارت
تعداد ۹۴۵ ہو گئی ہے، باوجود یہ کہ امریکہ دنیا میں اسلام کا
مدرسہ پر انصاب میں شناس کرے گی، اس طرح طلبہ
بھر میں ایک محتوا سائی ناہو ہو گی۔

باد جو بڑھتی ہوئی غربت اور بے روزگاری کوئی
بیہاں اسلام کی تعلیم کے لیے یہ پہلا قدم مانا
روک سکا، امریکی مکمل شماریات کے مطابق امریکہ
بھر ہے، یہ ایسے ممالک ہیں جہاں مسلم اکثریت
میں غریبوں کی تعداد ۲ کروڑ تک پہنچ چکی ہے
ہے، اور ان ممالک میں سویں یونین کے سقط کے
بعد سے یکلر تعلیم کا روایج ہے، پچھلے سالوں
میں حکومت پاکستان کے ارکان نے دینی تحریکات
کے تین براہت موقف اختیار کیا ہے، پولس نے
میں خسارہ ۸ . ۴ ۵ ۱۴ رابر ڈالر تھا
جو ۲۰۰۰ء میں ۱.۵۸ کمرب ڈالر تک پہنچ گئے
ہے، بے روزگاری گذشتہ ۲۶ سال کی بلند ترین
یہاں انتہا پسندی کی تعلیم دی جاتی ہے۔

حومین ریلویز منصوبہ کے موقع
پر ۶۰ چینیوں کا ہبتوں اسلام
مکہ مکرم میں ڈاکٹر عبدالعزیز خضری نے ایک
خاصی تحداد کو لکھا تھا اس خطرہ کا لکھا کر کے کر
دوسروں کو بند کر دیا اس خطرہ کا لکھا کر کے کر
سات ۲۱۰۰۰ کم ترین تعداد ہے۔ جنوری میں ساڑھے
ہیں جو ہر میں ریلویز منصوبہ کے لیکام کر رہے ہیں،
اس کے علاوہ دوسرے ممالک کے پچاس مرد
اور پندرہ ہزار لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

خضری نے کہا ہے میں کمی خلوط ایسے ٹھیک
میں مطالب کیا گیا تھا کہ چینی کمپنی کے غیر مسلموں
بے روزگار ہوئے۔ اس سب کے باوجود امریکہ
کو ہر میں ریلویز کے کام سے باہر کر دیا جائے اور اس
جگہ جگہ کے لیے کرائے کی فوج کی تلاش میں
کوشاں ہے اور صرف اٹیلی جنیں پر ہر سال
۷۵ رابر ڈالر خرچ کر رہا ہے۔ یہ امریکہ کے دفاعی
اموریکہ کی دہشت گردی اور غورتہ

گرم کر رکھا ہے اس کے مضر اور تیزی سے
امریکہ کو بھی اپنی پیٹ میں لے رہے ہیں، مالیاتی
(ایقٹ صفحہ ۶۲۲)..... اس سے پہلے

تیر میں ۲۵ نومبر ۱۹۷۳ء

MOHD. YASIN MOHD. YAMIN PERFUMERS

EXPORTERS & IMPORTERS

Tayyab Shamama	طیب شامما
Shamama Abid Special	شمند عابد ایشل
Amber Abid	انبر عابد
Muskh Amber	مکھ انبر
Attar Hena	عطر حنا
Attar Gulab	عطر گلاب
Attar Keora	عطر کورا
Attar Motia	عطر موٹیا
Attar Zafran	عطر زفران
Rooh Khus	روح خس
Jannatul Firdaus	جنت الفردوس
Majmua	مجموع

Kannauj-209725 (U.P.)
Tel: 05694-234445, 234725, Fax: 234388
Mobile: 09839208298 (Mohd. Furqan)
E-mail: mymykannauj@yahoo.co.in

Maqbool Mian
Jewellers

مقبول میان جوبلرز

Jutey wali Gali, Aminabad Lucknow.
Mob: 9956069081-9919089014

Mohd. Irfan Mob. 9305672501

ARHAM

MEN'S WEAR
Specialist
Sherwani, Jodhpuri Designing Suits

KOREY Wali Gali, NEAR USMANIA MASJID
PATANALA, LUCKNOW

Mob: 9415090544 Shop: 2627446 Res: 2254796

پرپر ایشن: ولی اللہ



WALIULLAH

JEWELLERS
All Kinds of Gold, Silver
& Diamond Jewellery

Jutey wali Gali, Aminabad, Lucknow



معینی کے قارئین کی خدمت میں

معینی کے "خبر جات" سے گزارنے والے خبر جات کے سلسلہ فتح کے متعلق مفتی عبدالحنی ندوی نے سلسلہ میں ڈیل کے پڑھنے کا اعلان کر دیا تھا کہ اس کے سلسلے میں ڈیل کے پڑھنے کا اعلان کر دیا تھا کہ

ALAUDDIN TEA
44, Haji Building S. V. Patel Road
Nili Bazar, Mumbai-400003
Tele: Add Cupkettle

CAFE FIRDOS

Partly Air Conditioned

MOGHALAI & CHINESE FOOD

Tel: 23424781-23459921
145, Sarang Street, Crawford Market, Mumbai-400003

Contact:
Mr. M. Alian: 9979016987
Mr. M. Imran: 9410752750
Mr. Zeeshan: 9223729196

Phone: (021) 2318900
(021) 23277402

روہنی میڈیا صدائی ملموسات کا قابل استفادہ مرکز
اعلیٰ کوئی ایجاد یا ترقی کی ساخت

Shirts, Trousers, Coats, Embroidered Sherwanis, Pullovers,
Jackets, Kurta-Suits, Night Suits, Gown & T's.

ٹارنی بیوار، تیکھا اور تقریبیات کے لئے شاہزادہ خیر، تحریف لاکیں قابل بھروسہ رہا۔

menmark®
Ultimate Men's Clothing

MPG, Wholesale, Export & Retail
58, Halwasia Market, Hazratganj, Lucknow - 226001

محصوم پر لے گئے یہ بیٹی کے باشندے ہیں، جان
پورروڈ بھی حضرت مولانا مدظلہ اور مولانا عبداللہ
میں انشاء اللہ ایمان کی پادری بھاری جمل پڑے گی۔
دینی خدمات انجام دے رہے ہیں، دہائیں بیان کے
ایک مدرسہ کا سٹاگ بنیاد بھی رکھا، راست گوشوار گزار
تحضرت مولانا نے ہمت فرمائی، مدرسہ علم الحکوم
ہوئی۔

ایڈھے
آذھر سے اڑیسہ ایک شب میں پہنچ جان پورروڈ اڑیسہ میں مولانا نے توجہ ولائی کہ مدرسہ

صرف اچھا کام نہیں، بنیادی کام ہے، علاج کے لیے
گئے، اڑیسہ سمندری صوبہ ہے یعنی سمندر سے گمرا
اپٹال، ضرورت زندگی کے لیے کارخانے، بجلی کے
ہوا، ہر ہمارا علاقہ ہے، خوب زرخیز سرہنگ و شاداب
لے پاؤ رہاؤس قائم ہوتے ہیں، اس سے زیادہ
نظر آیا، ترقی یافتہ بھی معلوم ہوا، بھونسہور اور کلک تو
ضروری مدارس اور مکاتب کا قیام ہے، یہ بڑے
قدرتی چیز ہے، اگر قدر کی چیز نہیں ہوتی تو یہ شدت
اٹھا کر ہم لوگ کیوں آتے۔

کلک کا جلسہ دستار بندی
تو بتایا کہ یہ پورے ہندوستان کے مشاہدے کی
خواہش ہو اور وہ ایمان کر سکتا ہو تو اڑیسہ کو آکر دیکھ
لے، یہ پورے ہندوستان کا غلام ہے۔ اڑیسہ میں
اہل اڑیسہ کی طرف سے استقبال دیتے ہوئے کہا کہ
پہلے برہم پور آئے، مگر یہاں اتنا نہیں تھا،
آج کا دن، ہم صوبہ اڑیسہ کے لوگوں کے لیے عید سے
بھونسہور (راجدھانی) میں اترے، یہاں سے کلک
کم نہیں کہ جن کی زیارت اور دیدار کے لیے ہم لوگ
روانہ ہوئے، اڑیسہ میں تھا یہ ایسا شہر ہے جہاں
مسلمان کی حد تک مناسب تعداد میں ہیں اور شہروں
میں تابع بہت کم ہے۔

کلک میں مفتی عبدالحنی ندوی کی دعویٰ
کرنے اور تک کاموں کو اختار کرنے کی دعویٰ ہے
وقتی و اصلاحی کارکروگی متاثر کرنے، اچھے خلیب
حضرت مولانا مدظلہ نے اپنے صدارتی
خطاب میں توجہ دلائی کہ حقیقت میں دن کا مسئلہ
ہے، اور اس نوجوانی میں اچھا اثر پیدا کریا
جس تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مال باپ
ہے، دوسرے مولوی سراج الاسلام ندوی بھی حوصلہ
مند نوجوان ہیں وہ تحریری ذوق رکھتے ہیں، پتایا کہ
فماہب میں یہ بات نہیں ملے گی، کہ زندگی کے
سارے پہلوؤں پر محیط ہو، یہ خصوصیت صرف
ضورت ہے۔

پروگرام گرچہ مختصر تھا، مگر بڑی افادیت کا حاصل
ہے وہ ایک روزانی الصبح مولانا عبداللہ حنی ندوی
تحا، ڈاکٹر راشد شیخ ندوی نے بھراں ہوئی آواز
اور رقم الحروف کو کلک سے چالیس کیلو میٹر دور واقع

کی عمارت بھی تعمیر کے آخری مرحلہ میں ہے، حافظ
صاحب نے بعد میں حضرت مولانا سید محمد راجح حنی
ندوی مدظلہ سے بیعت و ارادت کا تحلق قائم کیا،
اور ان سے مراسلت رکھی، اور مولانا عبداللہ حنی
صاحب سے برادر مشورے لیتے رہے، اس طرح
ندوہ کی سر پرستی میں اپنی جبلی اور علمی مساعی انجام
دے رہے ہیں، تسلی طور پر اور دینی اعتبار سے بھی
بڑا ہی پہنچا دہ علاقہ ہے یعنی دلوں میں بھت
بزری ہے، اس لیے کام کے نتائج اچھے برآمد
ہو رہے ہیں۔

جلد میں دشائی کا پتہ میں بھی لوگ آئے، جن
میں خصوصیت سے مولانا میراں بھنگی ندوی قابل
ذکر ہیں، جلد کی نظم امام مدرسہ اکٹر راشد شیخ
ندوی نے کی، حیدر آباد سے آج ہی پہنچے تھے، وہ
سفیل میں صدر شعبہ عربی ہیں، حضرت مولانا مدظلہ
نے اپنے خطاب میں کہا کہ جمل کی ہے کہ برسوں
سے میری خواہش تھی کہ میں یہاں حاضر ہوں، یہ
غلاظ ایسا علاقہ ہے کہ یہاں دن کی شمع بھلکی ہلکی جل
رہی ہے اسے میں خطرہ ہوتا ہے کہ شمع بھج نہ جائے،
سارا انحراف اللہ کی خشنودی پر ہے، انہوں نے کہا کہ
لوگوں کے دلوں کو اللہ سے جوڑنے کا کام، عقیدہ محی
کرنے اور تک کاموں کو اختار کرنے کی دعویٰ ہے
کام ایسا ہے جس پر اللہ کی خشنودی حاصل ہوتی ہے،
اور یہ کہ تم اس وقت تک جس مسلمان نہیں ہو سکتے
جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مال باپ
ہے، دوسرے مولوی سراج الاسلام ندوی بھی حوصلہ
مند نوجوان ہیں وہ تحریری ذوق رکھتے ہیں، اس کی بڑی فکری
اوہ اور کمی لوگوں سے زیادہ نہ ہو، اس کی بڑی فکری
فضلاً ندوہ الحمداء پر انہوں نے ایک جلد تیار کی
نہب اسلام کی ہے.....

(باقیہ صفحہ ۳۴۳ پر)

Postal Regd. No. LW/NP/63/2009TO2011
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071

Vol. No. 46 Issue No. 24

Fortnightly
TAMEER-E-HAYAT
Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off. : 0522-2740406
Fax : 0522-2741221
E-mail : nadwa@sancharnet.in

25 October, 2009

Mobile: 09415786548

**Mohd. Akram
Jewellers**



Near Odeon Cinema, Lucknow

Phone: Shop. 0522-2274606
® 0522-2616731

محمد اکرم جویس

New

Ph: 2266786

Sana Jewellers

شنا جویس

Riyaz Ahmad
Ghayas Ahmad

۳۰۱/۱۷ سرائے بانس، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ۔

301/17, Srai Bans
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Res: 2226177
Akbari Gate
2268845

Shop: 9415002532
2613736
3958875

سوئے چاندی کی دنیا میں ۵۷ سالہ دیرینہ نام

حاجی صفی اللہ جویس س

جہانانیا شوروم
گڑھ جمالیہ کے سامنے این آباد لکھنؤ پدوبداند: محمد اسماعیل

HAJI SAFIULLAH JEWELLERS

Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18

Editor Shamsul Haq Nadwi, Printed & Published by Athar Husain
On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad, Lko. Ph: 0522-2614685

Editor Shamsul Haq Nadwi Printed & Published by Athar Husain
on behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad Lko. Ph. : 0522-2614685

Quba Cleaning
Dense Textile Cleaning Service

قبا اوننگ
مینو پیچرس

ثیرس اوننگ - وندرو اوننگ = ڈوم اوننگ
فکس اوننگ - لان اوننگ - ڈیبوڈینٹ
سل کراسنگ گوری بازار - سروجتی نگر کانپور روڈ - لکھنؤ

Tel : 0522-2817580 - 9335236026 - 9839095793

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف صندل سے تباہ کردہ
خوشبو دار عطریات

رونقیات، عرقیات، کارپ فیوم، کارپ فیوم، روم فریشر،
فلوپ فیوم، درج گلاب، درج گیزر، عرق گلاب،
عرق گیزر، اگری، ہریل پرودکٹ
لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف صندل سے تباہ کردہ
خوشبو دار عطریات

ایک مرتبہ تشریف الکرامت کا موقع دیں

اظہار سن پرفیو默斯

اکبری گیٹ چک لکھنؤ
دریج: ۰۵۲۲-۲۶۱۴۶۸۵
P IZHARSON PERFUMERS

H.O. Akbari Gate, Chowk, Lucknow
Tel: 0522-2256257 Mobile: +91-9415000109
Branch: C-5 Janpath Market, Nazirabad
Lucknow 226001 U.P. INDIA Cell: 91-9415734932
E-mail: izharsonperfumers@yahoo.com